Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب و رنگ

526

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ...आब व रंग...

लेखक ...जगदीश सहाय सक्सेना...

प्रकाशन वर्ष ...1974...

आगत संख्या ...526...

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

526

Gurukul Kangri Library
Accession
Class no.
Cat. on
Tag etc
Checked
Any Other

526:11

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب و رنگ

جگدیش سہائے سکسینہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

आवरण

آب و رنگ

Forwarded with Compliments
DEPARTMENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

डॉ० जगदीशसहाय सक्सेना

جگدیش سہائے سکسینہ

526:11

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق محفوظ

سنہ ۱۹۷۴ء

ناشر

جگدیش سہائے سکسینہ

وکیل، شاہجہانپور

کتابت

جمال گیاوی

مطبوعہ: جمال پرنٹنگ پریس - دہلی

قیمت: سات روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ - جامعہ نگر - دہلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترتیب

عنوانات	صفحہ
۱- پھول اور کانٹے	۱۷
۲- حسن اور فنا	۱۹
۳- چاندنی رات	۲۳
۴- ہمالہ	۲۵
۵- چاند	۲۹
۶- گلِ پژمردہ	۳۳
۷- سیرِ دشت	۳۷
۸- بزمِ قدرت	۴۰
۹- شبنم	۴۲
۱۰- پپیہا اور بیوہ	۴۵
۱۱- فلسفۂ خیام	۴۷
۱۲- چشمِ اشکبار	۴۹
۱۳- شمع	۵۱
۱۴- بلبل اور پروانہ	۵۵
۱۵- بنگلہ دیش	۵۷
۱۶- سورج اور ستارے	۶۰
۱۷- شرابِ عشق	۶۲
۱۸- گلِ نوخاستہ	۶۵
۱۹- شاعر	۶۹
۲۰- پروانہ	۷۴
۲۱- رازِ قفس	۷۸
۲۲- مہاتما گاندھی	۸۰
۲۳- میں کیا ہوں	۸۳
۲۴- غنچۂ پژمردہ	۸۶
۲۵ یاس	۹۰
۲۶- داغِ دل	۹۳
۲۷- زندگی	۹۵
۲۸- خطاب بہ ساقی	۹۹
۲۹- سالِ نو	۱۰۲
۳۰- شکوہ	۱۰۵
۳۱- نسیمِ سحر	۱۰۷
۳۲- مقاماتِ شاعر	۱۱۰
۳۳- موجِ بے قرار	۱۱۲
۳۴- شہیدِ کربلا	۱۱۴
۳۵- آرزو	۱۱۸
۳۶- خدا کا فرمان	۱۲۱
۳۷- بیوہ	۱۲۳
۳۸- شاعری اور پیغمبری	۱۲۶
۳۹- سکون	۱۲۸
۴۰- برج بھومی	۱۳۱
۴۱- ترانۂ آزادی	۱۳۳
غزلیات	۱۳۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش لفظ

اعتبار الملک دل شاہ جہاں پوری کے انتقال کے بعد میں سمجھتا تھا کہ شاہجہانپور میں اب کلاسکی شاعری کا کوئی بڑا نمائندہ نہیں رہا۔ بحر شاہجہانپوری اور بیباک شاہجہانپوری ایک زمانہ ہوا راہیٔ ملک بقا ہو چکے تھے جگ موہن ناتھ رینہ شوق ایک زمانے میں وہاں بڑے بڑے مشاعرے منعقد کرتے رہے لیکن اس ہماہمی کا بھی اب کوئی نشان نہ تھا۔ ناگہاں جناب جگدیش سہائے سکینہ شاہجہانپوری سے دلی میں ملاقات ہوئی۔ میں ان کی نظم گوئی اور علمی بحر سے بہت متاثر ہوا۔ میرے اصرار پر وہ اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اپنے منظومات کا ایک مجموعہ ضرور شائع کریں۔ اردو کی اس کس مپرسی کے دور میں مجموعۂ نظم چھاپنا ادبی عیاشی سے کم نہیں لیکن موصوف جو بالطبع شریف اور خلیق انسان ہیں میری خردی کو خاطر میں لائے۔ ہاں انہوں نے ایک شرط عائد کر دی کہ اس کتاب یا کتابچے کا دیباچہ میں لکھوں۔ میرے لئے یہ بڑی سعادت کی بات تھی۔ دوسری ملاقات چند ماہ کے بعد ہوئی تو وہ مسودہ لے آئے۔ سکینہ صاحب کو فارسی کا بہت اچھا ذوق ہے اور ان کی شاعری میں اس کی نمایاں جھلک ملتی ہے۔

آپ چکبست اور سرور کے بعد ہندوؤں میں قابلِ قدر نظم گو شاعر ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ غزل نہیں کہتے۔ غزل بھی کہتے ہیں لیکن نادر تشبیہات، دل پسند استعارات اور فطرت کی عکاسی ان کی نظموں میں پائی جاتی ہے وہ داد و تحسین سے مستغنی ہے۔ اور پھر وہ بڑے انسان دوست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور رمز شناسِ فطرت شاعر ہیں۔

ان کے مجموعے کا نام بھی ان کی فطرت پسندی کا آئینہ دار ہے۔ "آب و رنگ" میں آب و تاب بھی ہے اور یہ ہمہ رنگ و آہنگ ہے۔ گل و بلبل کی شاعری یوں تو ہوتی ہی رہی ہے لیکن اپنے سچے رنگ میں ان کی نظموں میں موجود ہے۔ چند دل پسند اور دل آویز نظموں کے عنوانات یہ ہیں۔ پھول اور کانٹے، چاندنی رات، گلِ پژمردہ، سیرِ دشت، بزمِ قدرت، شبنم، فلسفۂ خیام، گلِ نوخاستہ، نسیمِ سحر، ان کے علاوہ اور بہت سی نظمیں ہیں جن میں شمع، شاعر، پروانہ بھی ہیں۔ سماج میں رہتے ہوئے سماج سے متاثر ہونا بھی شاعر کے لئے ضروری ہے چنانچہ برج بھومی، ترانۂ آزادی، مہاتما گاندھی، شہیدِ کربلا وغیرہ بھی سکسینہ صاحب کی ہمہ گیری اور ہمہ جہت نظر کی غمازی کرتی ہیں۔ ورڈز ورتھ کی طرح آپ فطرت کے عاشق اور اس کے مظاہر کے دلدادہ ہیں۔ پہلے ان نظموں کا جائزہ لیں جن کا تعلق پھول، یا بادِ نسیم سے ہے۔

پھول اور کانٹے

اک پھول گلستاں میں سرِ شاخ کھلا تھا
کہیے اسے دوشیزۂ فطرت کا کھلونا
اطفالِ نباتات کی معصوم تمنّا
گلبن کے لبِ سرخ پہ خاموش ترانا
ڈالی میں زمرّد کی کوئی لعل لگا تھا
اپنے کفِ نازک میں لئے ساغرِ صہبا
فردوس کی اک حور تھی مصروفِ تماشا
آغوش میں گلشن کی ہوا انجمن آرا
دریائے شفق سے جو حباب اڑ کے چلا تھا

سبحان اللہ، کیا محاکاتی تجزیہ ہے اور کیا تشبیہات ہیں۔ آخری مصرع تو شاہکار ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر تشبیہہ نادر بھی ہے اور تمام بھی۔

میں اصل میں ہوں مطلعِ دیوانِ جوانی
یہ خار ہیں پیکانِ محبت کی نشانی

اب گلِ پژمردہ کی کہانی سنیے۔ یہ نظم ذرا طویل ہے اس کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ بہاریہ ہے۔

سرور بخش تھی موجِ نسیم عنبر بو — شباب و حسن کی تھی جلوہ گستری ہر سو
روش روش پہ چمن کی تھا اہتمامِ نشاط — لئے تھا ہاتھ میں گلبن ہزار جامِ نشاط

دوسرے حصے میں شاعر کا استعجاب گلِ پژمردہ کو دیکھ کر اسے رنجیدہ اور ملول کر گیا۔ تیسرے حصے میں وہ گلِ پژمردہ فلسفۂ حیات کی گتھیاں سلجھا کر شاعر کو ایک حقیقت سے روشناس کرتا ہے۔

کبھی نسیم ادھر کو جو آ نکلتی ہے — تو میری خاک سے دامن بچا کے چلتی ہے
گراں بہا ہے مری خاک از داں کیلئے — بنے گی غازہ یہ رخسارِ بوستاں کے لئے

اب ذرا شبنم کا نزولِ اجلال ملاحظہ فرمائیے۔

جبکہ آدھی سے سوا رات گزر جاتی ہے — اک پری جانبِ گلزارِ جہاں آتی ہے
شب کے پردے میں عروسانِ چمن کی خاطر — گوہرِ ثمرِ تسنیم لٹا جاتی ہے

کیا تصویر کشی ہے۔ آدھی سے سوا رات کا گزرنا اور پری کا عالمِ بالا سے اترنا، ایک ڈرامائی کیفیت ہے۔ شب کے پردے میں تحائف اور وہ بھی کو ثمرِ تسنیم کے تحائف لانا۔ اس کا نام ہے سچی شاعری۔

کون آیا ہے گلستاں میں کہ عنبر افشاں — پیشوائی کو نسیمِ سحری آتی ہے
اللہ اللہ یہ ارزانیٔ صہبائے طہور — گل کے پیمانے سے تھوڑی سی چھلک جاتی ہے

اب شاعر شبنم سے سوال کرتا ہے۔

چھوڑ کر روضۂ رضواں کی بہارِ سرمد — کس لئے گلشنِ فانی کی طرف آتی ہے

پھر شبنم کا جواب ہے۔ ہر شعر سحر حلال ہے۔ آخری شعر اس داستاں کا یہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شب کے ہمراہ ہوئی ختم کہانی اس کی
چند بکھرے ہوئے آنسو تھے نشانی اس کی

گلِ نو خاستہ" میں پھر وہی فلسفۂ فنا و بقا ہے۔

تیرا سودا ہے ازل سے نرگسِ بیمار کو — تو نے دیوانہ بنایا عندلیبِ زار کو
میں بھی دنیا میں کبھی ناواقفِ آلام تھا — تیری صورت بے نیازِ گردشِ ایام تھا
باغِ عالم میں اسیرِ رنگ و بو ہوتے نہ ہم — صورتِ گلِ ہنس کے شبنم کی طرح روتے نہ ہم

پژمردہ میں بھی یہی بات ہے۔

شکوہ سنجِ گردشِ دوراں گلِ شاداب ہو — تو چمن میں بسترِ خاکی پہ محوِ خواب ہو

عمِ سحر نظم ہے یا اپسراؤں کا رقص۔

افق پر کچھ چمکتی تھی سیاہی — خراماں تھی نسیمِ صبح گاہی
دمِ عیسیٰ کی دنیا میں نشانی — سراپا رنگ و بوئے زندگانی
رواں یوں جیسے موسیقی کی تانیں — نثار اس پر فرشتوں کی اڑانیں
ہر اک جھونکا مثالِ موجِ ہستی — خرامِ ناز میں صہبا کی مستی

سراپا نغمۂ مستانہ کہیے
مجسّم گردشِ پیمانہ کہیے

دریچے باغِ جنت کے کھلے تھے — خزانے نکہتوں کے لٹ رہے تھے
صفائے آبِ کوثر میں نہا کر — شفق کی پاؤں میں مہندی لگا کر
عجب انداز سے گلشن میں آئی — خمارِ چشمِ ساقی ساتھ لائی

تک نظم نقل کرتا جاؤں۔ شاعر کی ایک ایک ادا مستانہ ہے اور اس کی اشاریت سر بسر
ارِ چشمِ ساقی" ایسا قادر الکلام شاعر گوشۂ گمنامی میں عمر کے ستر سے زیادہ سال گزار گیا۔

دل نے دنیا نئی بنا ڈالی — اور ہمیں آج تک خبر نہ ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قسم کی نظمیں نصاب میں شامل ہونی چاہئیں۔ لیکن گوشہ نشینوں کو کون پوچھتا ہے!
منظومات میں کلاسکی طرزِ فکر کے باوجود نیا پن ہے، پختگی ہے اور اس کے ساتھ جوانی اور رعنا
بھی ع خمارِ چشمِ ساقی ساتھ لائی

"حسن اور فنا" میں ایک ٹکڑا دیکھئے۔

وائے ناکامی کہ حسنِ گل رخاں
برق کی چشمک یا رقصِ شرر
روح فرسا ہے یہ آئینِ جہاں
حسرتیں ہیں اور دلِ دیدار جو

چاندنی رات

چاندنی رات ہے چلتی ہے دبے پاؤں ہوا
چومتی یوں ہے درختوں کو نہیں شور ذرا
راگنی ایسی خموشی ہی میں دیتی ہے مزا
سازِ الفت پہ کوئی نغمۂ دلکش گاؤ

اس مشاہدے اور احساس کا جواب نہیں ع

چومتی یوں ہے درختوں کو نہیں شور ذرا

ہمالہ پر سب نے نظمیں لکھی ہیں۔ اقبال کی کتاب "بانگِ درا" اسی نظم سے شروع ہوتی ہے
ع "اے ہمالہ اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں"۔ سکینہ صاحب کی نظم اس بند پر ختم ہوتی ہے

تیرے دشتِ پُر فضا گہوارۂ گنگ و جمن — جن کے نورِ پاک سے روشن ہے تیری انجمن
تیری وادی مولد و ماوائے تہذیبِ کہن — تیری خاکِ دل نشیں سجدہ گہِ اہلِ وطن
ہند کی تقدیس کا پُر نور کاشانہ ہے تو
چپہ چپہ ہے صنم جس کا وہ بتخانہ ہے تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولود و مادیٰ کی ترکیب عطفی یوں تو عام ہے لیکن اس زمانے میں نہیں۔ امیر خسرو نے لکھا ہے

مدعی گر زند ایں طعنہ مرا — کز پے ہند ایں ہمہ ترجیح چرا
آنست یکے کیں زمیں از دورِ زمن — ہست مرا مولود و مادیٰ وطن

سیرِ دشت، ایک پاکیزہ نظم ہے۔ ہر شعر مرصع ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ب صبا دشت میں پیغامِ طرب لاتی ہے — خشک پیڑوں سے ہری شاخ لپٹ جاتی ہے
م انس و محبت تھے شجر میداں کے — مے سے لبریز پیالے تھے گلِ خنداں کے
ت میں دیکھ کے الفت کی بساط آرائی — مجھ کو بے مہریٔ ابنائے زماں یاد آئی
نت میں مجھکو وہ درسِ غم و ایثار ملا — پیرِ میکش کی جو تلقین سے نہ زنہار ملا

'مناظرِ قدرت' ایک قوسِ قزح کا جلوہ خانہ ہے جسے شاعر کی رنگیں بیانیوں نے آراستہ یا ہے۔

کسی کے عارضِ رنگیں کا پرتو — ضیا بخشِ نقابِ آسماں ہے
زمیں پر لالہ و گل کا ہے منظر — فلک پر ماہ و انجم کا سماں ہے
جبینِ شام پر افشاں کی صورت — نظر افروزِ حسنِ کہکشاں ہے
خرامِ ناز سے کس نازنیں کے — درخشاں رہگذارِ آسماں ہے

کس نازنیں، کہہ کر تجاہلِ عارفانہ سے کام لیا ہے۔

چمکتا ہے جو اس کا ذرہ ذرہ — رہِ میخانۂ روحانیاں ہے

فلسفۂ خیام، کا آخری شعر اسی بصیرت کا حامل ہے جو خیام کا طرۂ امتیاز ہے۔

ایک ساغر ہو عنایت کہ ابھی فرصت ہے — چند انفاس کا وقفہ بھی بڑی نعمت ہے

شمع، کی تعریف DEFINITION دیکھئے۔

حسنِ ازل کی مہر بیاضِ جبیں پہ ہے
کوئی سفیرِ عالمِ بالا زمیں پہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سورج ستاروں سے مخاطب ہو کے کہتا ہے۔

اسرارِ بقا موت کے پردے میں نہاں ہیں — افسوس کہ تم کو یہ حقیقت نہیں معلو
گر شمعِ لگن بادِ سحر سے نہ بجھے گی — کس طرح دوبارہ وہ سرِ شام جلے گ

شاعر کہتا ہے

نہ اورنگ و افسر نہ زر بخشتا ہوں — زمانے کو ذوقِ نظر بخشتا ہوں
جو محروم ہیں دولتِ رنج و غم سے — انہیں آنسوؤں کے گہر بخشتا ہوں
فرشتو! یہ خلاقِ عالم سے کہہ دو — مجھے اُنس ہے خستگانِ جہاں سے

یہی انسانیت کی معراج بھی ہے کہ خستگانِ جہاں سے محبت کرو۔

ایک شعر اور ہے۔ اگر دنیا اسے نصب العین بنا لے تو یہ جھگڑے، یہ بین الاقوامی نازا
سب ختم ہو جائیں۔

کدورت گہِ عالمِ آب و گل میں — شرابِ محبت پلاتا رہوں گا

'مہاتما گاندھی' کی شہادت کے سلسلے میں ایک شعر لکھ دوں تو کافی ہو گا۔

دیارِ ہند میں تازہ ہوئی ہے رسمِ کہن — ترے لہو سے بڑھا اور حسنِ دار و رسن

بقولِ سرمد

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد — من از سرِ نو تازہ کنم دار و رسن را

'سالِ نو' پر نظم ہے یا جشنِ نوروز کی تصویر کشی

غل ہے ہر سو باغ میں فصلِ بہاری آگئی — لالہ و گل، سرو و ریحاں کی سواری آگئی

ہے مسیحائی کا دم بھرتی نسیمِ مشک بار — سبزۂ نورس لہکتا ہے کنارِ جوئبار

ذرا 'شہیدِ کربلا' کے دو بند لکھ دوں۔ تبصرے کی ضرورت ہی نہیں۔ شاہ جہاں پور نہیں بلکہ لکھنؤ
بول رہا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بانو کے روئے زرد پہ بکھرے ہوئے تھے بال　　اپنی ذرا نہ فکر تھی بچوں کا تھا خیال
ہر بار پوچھتی تھی سکینہ سے اس کا حال　　اصغر کو دیکھ دیکھ کے کہتی تھیں میرے لال
غافل ہے کس لئے ذرا آنکھیں تو کھول دے
کیسا ہے جی خدا کے لئے منہ سے بول دے

روتے تھے چپکے چپکے شہنشاہِ بحر و بر　　صورت کوئی نجات کی آتی نہ تھی نظر
آنکھیں تھیں آہ زینب و کلثوم کی بھی تر　　مایوسیوں نے لوٹ لیا آرزو کا گھر
غنچے ابھی کھلے نہ تھے باغِ حیات میں
تھا کنگنا بندھا ہوا قاسم کے ہات میں

جزئیات کی تفصیل بیان کرنا، محاکاتی نقشہ کھینچنا اور پھر مرثیے میں اس استادانہ کمال سے غزل کے مصرعے دینا۔ مثلاً 'مایوسیوں نے لوٹ لیا آرزو کا گھر'، یہ سکینہ صاحب کا کمال ہے اور اس کمال کی بڑی شان یہ ہے کہ حسبِ موقع الفاظ و تراکیب کی موجیں ہیں کہ امڈی چلی آتی ہیں۔

ہمارے ایک دوست پاکستان جاتے تھے تو اپنی نظم 'لے کے آیا ہوں' مزے لے لے کر پڑھتے تھے۔ لوگ ان کے اخلاص پہ جھوم جھوم جاتے۔ پھر اس نظم کا اعادہ ایک کہانی کے ساتھ ہندوستان میں ہونے لگا۔ اسی زمین میں سکینہ صاحب نے شاعری کہ پیغمبری کے عنوان سے ایک نظم کہی ہے۔ مطلع یہ ہے اور یہی ان کا مطمحِ نظر اور مذہبِ شاعری بھی ہے۔

نہ گیتا لے کے آیا ہوں نہ قرآں لے کے آیا ہوں　　میں اپنے دل میں عشقِ نوعِ انساں لیکے آیا ہوں

یہی معراج ہے انسانی اخلاق و اخلاص کی۔ میں نے بڑے بخل سے کام لیا ہے۔ جی چاہتا تھا کہ ہر شعر کو دہراؤں اور اس کے محاسن گنواؤں۔ پھر سوچتا تھا کہ قاری کی سمجھ بوجھ کے لئے کچھ تو چھوڑ دینا چاہیئے۔ میں انصاف تو کیا کر پاتا طرف داری بھی معقول طریقے سے نہیں ہو سکی۔

ہم طرف دار ہیں غالبؔ کے سخن فہم نہیں

جہاں تک میرا علم ہے آپ چکبستؔ کی طرح تخلص کے گنہگار بھی نہیں۔ لیکن آپ کی نظم نگاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُردو نظم نگاری میں ہمیشہ آب و تاب سے چمکتی رہے گی۔ اقبال، جوش، محروم، سرور، اختر شیرانی، چودھری جوشی محمد ناظر، دوار کا پرشاد افق وغیرہم نے جو محفل آراستہ کی ہے اس میں جو مسند خالی پڑی ہے اس پر آپ متمکن ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ یہ مجموعہ جلد شائع ہو۔ آئیے اب ذرا آپ کی غزلوں کا جائزہ لیں۔

سکینہ صاحب نظم نگار شاعر ہیں۔ اور وہ بھی فطرت پر آپ کی نظمیں شاہ کار ہیں۔ آپ کا اشہبِ قلم دوسرے میدان میں بھی یکہ تازی کرتا ہے۔ آپ نے سماجی، اصلاحی اور ملکی نظمیں بھی کہی ہیں۔ غزلیں کم کہی ہیں لیکن اس خیال سے کہ پرانے لوگ اس شاعر کو جو غزل نہ کہے ٹکسالی باہر قرار دیتے تھے آپ نے غزل میں بھی جوہر قلم دکھایا ہے۔ ان غزلوں میں بھی آپ کو جگہ جگہ انسان دوستی اور اخوت پر مشتمل مضامین کے شعر اکثر ملیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

دیکھ کر شیخ و برہمن کی عبادت یا رب
سوچتا ہوں کبھی انسان بھی انساں ہونگے

مومن کی مشہور زمین میں ایسا اچھا شعر نکالا کہ خوش گفتی و دور سفتی کے سوا کچھ اور کہہ ہی نہیں سکتے۔

اہلِ دنیا نے سکھایا مجھے حیراں ہونا
کیسے انساں ہیں کہ آتا نہیں انساں ہونا

شراب خانے میں دیر و حرم سے جو آئے
مرا خیال ہے انسان بن گئے ہوں گے

شراب سے مراد شرابِ عرفاں و شرابِ حقیقت ہے۔

عبث الزام ہے ظلم و ستم کا چرخِ گرداں پر
کہ خود انسان کرتا ہے تشدد نوعِ انساں پر

یہ کہہ دو باغبانوں سے کہ آپ اپنی روش بدلیں
گلوں کے ساتھ کانٹوں کا بھی کچھ حق ہے گلستاں پر

میں دیر و حرم کا نہیں قائل ہوں جہاں میں
انسان کی خدمت کو سمجھتا ہوں عبادت

مرے آنسوؤں کے قطرے درِ شاہوار بنتے
کبھی غم میں دوسروں کے جو میں غمگسار ہوتا

آپ نے اساتذہ کی مشہور زمینوں میں طبع آزمائی کی ہے یا مروج مشہور زمینوں میں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مومن کی زمین "انساں ہوں گے" کا ایک شعر تو آپ دیکھ چکے۔ تین شعر اس پامال زمین میں اور دیکھیے۔

مری الفت نے بڑھایا ہے ترا حسن و جمال — مہ جبیں اب تجھے دیکھیں گے تو حیراں ہوں گے
سایۂ زلفِ پریشاں جو سمجھتے ہیں تجھے — وہ ترے شکر گزار اے شبِ ہجراں ہوں گے
دو بہاروں کو یہ دعوت کہ اسیرانِ قفس — آمدِ فصلِ بہاری سے پریشاں ہوں گے

تینوں شعر حاصلِ زمین ہیں۔ پہلا شعر اس مضمون کا حامل ہے

مرے عشق کو اب تو کچھ جانئے — تمھیں دیکھیے کیا سے کیا کر دیا

لیکن اگر اسے توارد نہ کہوں تو غالب والی بات کس طرح کہوں۔ یہ شعر میرا ہے اور میں نے نہاں خانۂ ازل سے سکینہ صاحب کے دفترِ اشعار سے سرقہ کر لیا۔ شبِ ہجراں کے اچھے اچھے مضمون بندھ چکے تھے لیکن سکینہ صاحب نے نیا پہلو نکالا۔ تیسرا شعر بڑا دردناک ہے۔ محسوس کرنے کی چیز ہے۔ اور اشعار دیکھیے۔

تغافل اور جفا کے بعد سرحد ہے محبت کی — دلِ شیدا ترے ظلم و ستم سے بدگماں کیوں ہو

○

یہ سیم و زر تو ہیں آسائشِ جہاں کے لئے — مجھے ہے غم کی ضرورت سکونِ جاں کے لئے

○

ہجر میں یار و نیاز و ناز کی باتیں کرو — وہ نہیں تو اس بتِ طنّاز کی باتیں کرو
موت کا پیغام لائی ہے شبِ ہجراں تو کیا — ان لبوں کے سحر اور اعجاز کی باتیں کرو

○

دل کو بقدرِ شوق نہ راحت ملی نہ غم — تقدیر میں غریب کے گل ہے نہ خار ہے

○

ہے یہ تقدیر کی خوبی کہ نگاہِ مشتاق — پردہ بن جائے اگر پردہ نشیں تک پہنچے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارے پاس کیا تھا ایک کاسہ واژگوں وہ بھی　　فضیلت علم کی جو تھی ہوئی نذرِ جنوں وہ بھی

○

غزلوں کے ان منتخب اشعار میں ہر شعر بجائے خود ایک غزل ہے۔ سکینہ صاحب نے غزل میں بھی کہیں سوقیانہ پن کی بات نہیں کی۔ ان کی غزلوں میں متانت ہے اور مضمون آفرینی ہے۔ ہر چند اسلوب پرانا ہے لیکن بات کو نئے ڈھنگ سے کہنے کی کوشش کرتے ہیں اس "کاتا، اور لے دوئی" کے زمانے میں ایسے مشّاق کہاں ملیں گے اور پھر ایسے کہ جن کی شاعری حق و اخلاص کی ترجمان صداقت و اخوّت کی آئینہ دار اور سب سے زیادہ دردِ زندگی سے معمور ہے۔ اب آپ کی درازیٔ عمر کی دعا کرتا ہوں اور یہ استدعا بھی کہ بخل نہ کیجئے ع

پھلتی ہے اس چمن میں نہالِ کہن کی شاخ

کہتے جائیے۔ اب جو لفظ بھی زیبِ قرطاس ہوگا، ہیرا ہوگا ع

دیدیم کلامِ تو و لے سیر نگشتم

عرشؔ ملسیانی

دہلی۔ ۲ ستمبر ۱۹۷۴ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھول اور کانٹے

اک پھول گلستاں میں سرِ شاخ کھلا تھا

اسے دوشیزۂ فطرت کا کھلونا
خالِ نباتات کی معصوم تمنا
ن کے لبِ سرخ پہ خاموش ترانا
ڈالی میں زمرّد کی کوئی لعل لگا تھا

کفِ نازک میں لیے ساغرِ صہبا
وس کی اک حور تھی مصروفِ تماشا
ش میں گلشن کی ہوا انجمن آرا
دریائے شفق سے جو حباب اُڑ کے چلا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس حُسنِ طرب کوش پہ تھی قلب کو حیرت
جو خار کے ہالے میں تھا مہتاب کی صورت
گہوارۂ آلام میں خنداں تھی مسرت
ہنسنے کا یہ انداز بہت ہوش رُبا

حیرت پہ مری ہنس کے گلستاں کو ہنسا کے
مستوں کی طرح کھولے ہوئے بندِ قبا کے
انگڑائی سی لیتا ہوا جھونکوں میں ہوا کے
وہ پھول چمن زار میں یوں نغمہ سرا تھا

میں اصل میں ہوں مطلعِ دیوانِ جوانی
یہ خار ہیں پیکانِ محبت کی نشانی
رنگیں ہے انھیں سے مری ہستی کی کہانی
خوش ہوں کہ ازل میں مجھے تحفہ یہ ملا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسن اور فنا

ہ اے گُل اے سراپا رنگ و بُو

اخ گلبن کی ہے چرخِ اخضری
سراٹھا رتو ہے کوکبِ رنگیں جمال
ہ پہ قرباں ہے ادائے دلبری
کس کے تیرِ ناز کا پیکاں ہے تو

قدر جاں بخش ہے منظر ترا
یہ ملا ہے تو یا رنگ و بو کے درمیاں
پیمانِ وفا باندھا گیا
جس سے روشن ہے جہانِ آرزو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرے دلدادہ ہیں مرغانِ ارم
داستانِ مستیِ حسن و شباب
ہے ترے اوراقِ رنگیں پر رقم

اے جوانی کی بیاضِ مشک

ہے نمو تیری خس و خاشاک سے
غرقِ حیرت ہے دلِ نظّارگی
حُسن اور پیدا ہو بطنِ خاک سے

اک کرشمہ قدرتِ حق کا ہے تو

کس کے ہونٹوں کا چُرایا تو نے رنگ
کس کے گیسو کی اُڑائی ہے مہک
خاک میں پنہاں ہیں لاکھوں شوخ و شنگ

مہ جبین و مہ جمال و ماہرو

حیف! تیری نرم و نازک پتّیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

526

جن پہ نازاں ہے عروسِ نوبہار
شام کو ہو جائیں گی نذرِ خزاں

اے دلِ بلبل کی رنگیں آرزو

گو جہاں میں کوئی لافانی نہیں
حسن کی جلوہ طرازی کو ملے
چند لمحے ، چند انفاسِ حسیں !

شکوۂ جورِ فنا ہے کو بہ کو

وائے ناکامی کہ حسنِ گل رخاں
برق کی چشمک ہے یا رقصِ شرر
روح فرسا ہے یہ آئینِ جہاں

حسرتیں ہیں اور دلِ دیدار جو

سوچتا ہوں کس طرح دامن ترا
دستِ بیدادِ خزاں سے دور ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرے لفظوں میں ہے تاثیرِ بقا

جلوہ فرما ہو مری نظموں میں تو

میں سخنور ہوں، مرا حُسنِ بیاں

کھینچ کر صورت تری الفاظ میں

تجھکو بخشے گا حیاتِ جاوداں

غیر ممکن ہے کہ پژمردہ ہو تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاندنی رات

چاندنی رات ہے، چلتی ہے دبے پانو ہوا
چومتی یوں ہے درختوں کو، نہیں شور ذرا
راگنی ایسی خموشی ہی میں دیتی ہے مزا
سازِ الفت پہ کوئی نغمۂ دل کش گاؤ

وہ دل آویز ترانہ جو کنارِ جمنا
بانسری لے کے کنھیّا نے کبھی گایا تھا
جس کی ہر تان تھی رادھا کے لیے ہوش ربا
ہاں وہی راگ ذرا گا کے مجھے تڑپاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم جو ملتے ہو تو دل سے نہیں ملتے ہو کبھی
ایسے ملنے سے تو اے دوست جدائی اچھی
آج تک کھل نہ سکی آہ مرے دل کی کلی
مسکرا کر اسے اک بار کھلاتے جاؤ

ایک دن آئے گا جب ہوگی نہ دُھن جینے کی
سرد ہو جائے گی یہ آگ مرے سینے کی
بھر کے دو جام کہ حسرت ہے ابھی پینے کی
کہیں ایسا نہ ہو اے دوست کہ پھر پچھتاؤ

آج اس طرح سے گاؤ کہ ستارے ناچیں
حسرتیں دل میں جو سوئی ہیں یکایک جاگیں
اور جب نیند سے بوجھل ہوں تمہاری آنکھیں
لے کے انگڑائی یہ کہنا کہ بس اب سو جاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمالہ

ہمالہ تو ازل سے ہے نگہبانِ وطن
تیرا ہے اک حدِ خیابانِ وطن
ں سے تیری پیدا شوکت و شانِ وطن
ہستی پہ ہیں نازاں نوجوانانِ وطن

آسمانوں سے جو سرگرمِ سخن رہتا ہے تو
دانشانِ عظمتِ ہندوستاں کہتا ہے تو

پُر پیچ تیرے راہِ الفت کی طرح
ہستی غیر فانی ہے حقیقت کی طرح
یں اندیشۂ اربابِ ہمت کی طرح
رازی میں شبِ تاریکِ فرقت کی طرح

حسنِ عالم سوز کی چینِ جبیں کہیے انہیں
شاہدِ قدرت کی زلفِ عنبریں کہیے انہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حُسن نے خود اپنے ہاتھوں سے سجایا ہے تجھے
نوبہاروں نے وطن اپنا بنایا ہے تجھے
سب سے افضل کوہساروں میں جو پایا ہے تجھے
برف کا یہ تاج قدرت نے پنھایا ہے تجھے

عکس جب پڑتا ہے اس پر نیّرِ نور
یوں چمکتا ہے کہ شک ہوتا ہے برق

تیری محفل میں کہ ہے غارتگرِ تمکین و ہوش
برق شمعِ انجمن ہے ابر میخانہ بدوش
ایک فردوسِ نظر ہے ایک ہے فردوسِ گوش
لالہ زاروں کا تبسّم آبشاروں کا خروش

یہ مناظر کلکِ قدرت کا جو اک اعجاز
سوچتا ہوں کس حسیں کی جلوہ گاہِ ناز

خیمہ زن وادی میں تیری کاروانِ رنگ و بو
تیرے دامن میں ہے آباد اک جہانِ رنگ و بو
موجزن ہیں تیرے چشمے درمیانِ رنگ و بو
عکس سے پھولوں کے ہیں آب رواں رنگ و بو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فکر ہے یہ کس طرح نکلیں گے ارمانِ نظر
غنچہ و گُل بے شمار اور تنگ دامانِ نظر

بحرِ طوبیٰ کی صورت خوش نسیم و خوش نما
ں پریوں کی طرح رنگیں رخ و رنگیں قبا

م انفاسِ عیسیٰ تیرے دامن کی ہوا
ہر چشمہ ہے گویا چشمۂ آبِ بقا

حور و غلماں ایک ہی فردوس پر مغرور ہیں
تیرے دامن میں ہزاروں جنّتیں مستور ہیں

ر سے بڑھکر ہے تیرا پایۂ عزّ و وقار
ں پہ چمکی تھی فقط برقِ تجلّی ایک بار
لبانِ حق کو لیکن بارہا اے کوہسار
ے دامن میں نظر آیا جمالِ کردگار

جو یہاں بہرِ عبادت پا بہ دامن ہو گئے
جلوۂ معبود سے دل اُن کے روشن ہو گئے

کیسی دلفریبی تھی اداؤں میں تری
افلہ اترا تھا جب اپنا گھٹاؤں میں تری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس قدر دلکش ترنّم تھا ہواؤں میں تری
گونجتے تھے وید کے نغمے فضاؤں میں تری

یاد اُن ایّام کی اب تک ہمارے دل میں
شمع جو ہم نے جلائی آج بھی محفل میں

تیرے دشتِ پُر فضا گہوارۂ گنگ و جمن
جن کے نورِ پاک سے روشن ہے تیری انجمن

تیری وادی مولد و ماوائے تہذیبِ کہن
تیری خاکِ دل نشیں سجدہ گہِ اہلِ وطن

ہند کی تقدیس کا پُر نور کاشانہ
چپّہ چپّہ ہے صنم جس کا وہ بتخانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاند

(۱)

اے صدرِ بزمِ انجم، اے ماہِ عالم آرا
تیری جبیں سے شانِ فطرت ہے آشکارا
صہبائے حسن تیرے ساغر میں جلوہ گر ہے
افلاکِ اخضری پر تو جنّتِ نظر ہے
رونق ہے تیرے دم سے دنیا کی انجمن میں
یکساں ہے نور تیرا ویرانہ و چمن میں
راتوں کو چاندنی کا تیری عجب سماں ہے
آبِ حیات گویا ظلمات میں رواں ہے
قدرت کے جو مناظر سورج کی روشنی میں
کچھ شوخ ہو گئے تھے آئینِ دلبری میں
شرم و حیا کا تو نے ان کو سبق دیا ہے
زیرِ نقابِ سیمیں اب شوخیِ ادا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲)

ظلمت ربائے عالم تیری تجلّیاں ہیں
رانی ہے حُسن کی تو انجم سہیلیاں ہیں

یا رقص کر رہی ہے اک حور بوستاں میں
یا طائرِ بہشتی ہے دامِ کہکشاں میں

جسکے دلِ حزیں میں پنہاں ہیں داغِ حسرت
جسکے نصیب میں ہے سوزِ مدامِ فرقت

تڑپا رہا ہے جس کو فردوس کا نظارہ
طوبیٰ کی شاخِ زرّیں تسنیم کا کنارہ

ساقی ہے یا کوئی تو اس منزلِ کہن میں
محوِ خرام ہے جو تاروں کی انجمن میں

جس کی نظر میں پنہاں افسونِ دلبری ہے
جس کی کشش سے پیدا موجوں میں بیکلی ہے

جو شب کی خامشی میں دیکر پیامِ الفت
قلزم کو کر رہا ہے سرمستِ جامِ الفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳)

مدت سے محفل آرا بالائے بام ہے تو
انجم کے ساتھ محوِ شربِ مدام ہے تو
دھوتی ہے داغِ ظلمت صہبائے نور تیری
راحت فزائے دل ہے بزمِ سرور تیری
قلبِ جگر ہیں قرباں تیری چمک دمک پر
پیغامِ عیش لے کر آیا ہے تو فلک پر
کرتے ہیں نغمہ خوانی پیر و جواں چمن میں
مصروفِ مے کشی ہیں عشاق انجمن میں
فطرت کا راز داں بھی مدہوش ہو رہا ہے
جلوہ کسی کا تیرے ساغر میں دیکھتا ہے

(۴)

روئے زمیں سے شاید دل ہے نفور تیرا
اس تیرہ خاکداں سے مسکن ہے دور تیرا
وہ دن ہیں یاد جب تو اک حصۂ زمیں تھا
آئینہ دارِ ظلمت تیرا رخ حسیں تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہبائے نور سے تھا خالی ایاغ تیرا
دنیا کی انجمن میں گل تھا چراغ تیرا
اب طارمِ فلک پر محوِ خرام ہے تو
روئے زمیں ہے اسفل عالی مقام ہے تو
وہ ساغرِ سیاہی تو جامِ روشنی ہے
خاکی ہے آج نوری یہ شانِ ایزدی ہے

(۵)

گو اب مقام تیرا برجِ زمرّدیں ہے
خوش ہوں کہ تیرے سر میں نخوت کی بو نہیں ہے
تو شمعِ پُر ضیا ہے کاشانۂ وفا کی
الفت ہے تیرے دل میں یارانِ بے نوا کی
عاجز نواز ہے تو گردوں سریر ہو کر
طوفِ زمیں ہے کرتا ماہِ منیر ہو کر
اہلِ فلک ہیں نازاں جاہ و حشم پہ تیرے
انساں بھی کاش چلتا نقشِ قدم پہ تیرے
قسمت کی یاوری سے جب سرفراز ہوتا
تیری طرح جہاں میں عاجز نواز ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گُلِ پژمردہ

(۱)

تجلّیاں تھیں سحر کی، بہار کے دن تھے
جوانیِ گل و عشقِ ہزار کے دن تھے

نظر نواز تماشائے بزمِ قدرت تھا
چمن لطافت و خوبی میں رشکِ جنّت تھا

سرور بخش تھی موجِ نسیمِ عنبر بو
شباب و حسن کی تھی جلوہ گستری ہر سو

مے بہار سے رنگیں گلوں کے ساغر تھے
ترانہ ہائے عنادل نشاط آور تھے

روش روش پہ چمن کی تھا اہتمامِ نشاط
لیے تھا ہاتھ میں گلبن ہزار جامِ نشاط

نہال جھوم رہے تھے وفورِ مستی سے
کہ بے خبر تھے مآلِ بہارِ ہستی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲)

میں اک روش پہ چمن کی تھا محوِ نظّارہ
نگاہِ شوق تھی مثلِ نسیم آوارہ
چلا جو دوسری جانب خوشی سے اتر کر
تو زیرِ سایۂ گلبن ٹھٹھک گیا جا کر
پڑا ہوا تھا وہاں اک گلِ خزاں دیدہ
جفائے چرخ کے ہاتھوں ملول و رنجیدہ
کہا یہ جذبۂ عشرت نے قلبِ سوزاں سے
کہ دور پھینکیے اس پھول کو گلستاں سے
نشاطِ سیرِ چمن کو یہ خوں رلاتا ہے
کہ فصلِ گل میں خزاں کا سماں دکھاتا ہے
فسردہ دل بھی کہیں انجمن کے قابل ہے
جو ہنس رہا ہے وہی گل چمن کے قابل ہے

(۳)

اٹھایا پھول کو میں نے جو بادلِ رنجور
لبوں سے اس کے یہ آئی صدا کہ او مغرور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبانِ حال سے کچھ کہہ رہا ہوں کہنے دے
پڑا ہوا مجھے خاکِ چمن پہ رہنے دے

میں بے رخی کا گلہ کیا کروں عنادل سے
کہ شاخِ گل نے بھی مجھکو بھلا دیا دل سے

کبھی نسیم اِدھر کو جو آ نکلتی ہے
تو میری خاک سے دامن بچا کے چلتی ہے

ترے سلوک نے دل کی خلش فزوں کر دی
کہ شاعروں سے تھی مجھکو امیدِ ہمدردی

وہی رموزِ بہار و خزاں سمجھتے ہیں
کہ داغِ دل کو گلِ بوستاں سمجھتے ہیں

بہار میں جو خزاں کا سماں دکھاتا ہوں
نظر فریبِ سرو و سمن بڑھاتا ہوں

یہ کہہ رہا ہوں کہ فانی بہارِ عالم ہے
اٹھو اٹھو کہ یہاں فرصتِ نظر کم ہے

یہی خیال کہ فصلِ بہار گذراں ہے
جہاں میں قدر فزائے گل و گلستاں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر خزاں کا نہ اس باغ میں گزر ہوتا
تو حسنِ گل بھی نہ دامن کشِ نظر ہوتا
گراں بہا ہے مری خاک راز داں کے لیے
بنے گی غازہ یہ رخسارِ بوستاں کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیرِ دشت

(۱)

ایک مدت سے جو تھی حسرتِ نظّارہ مجھے
لے چلا دشت کی جانب دلِ آوارہ مجھے

بزمِ انساں سے الگ تھا وہ گلستانِ فراغ
جھاڑیوں میں تھے فروزاں گلِ احمر کے چراغ

خود فروشی تھی کسی شے میں نہ خود آرائی
سادگی میں نظر آتی تھی عجب رعنائی

حسن و الفت کو وہاں انجمن آرا دیکھا
ہر طرف امن و مسرّت کا نظارا دیکھا

ہنس کے کرتے تھے گل و لالہ خوشی کا اظہار
پی کے صہبائے طرب جھوم رہے تھے اشجار

جست کرتے ہوئے آہو جو نظر آتے تھے
گویا طوفانِ مسرّت میں بہے جاتے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیف و مستی میں ہوا غرق الم کا بیڑا
آہ وہ ساز جو مرغانِ ہوا نے چھیڑا

(۲)

جب صبا دشت میں پیغامِ طرب لاتی تھی
خشک پتوں سے ہری شاخ لپٹ جاتی تھی
عشرتِ خار گراں تھی نہ دلِ بلبل پر
گل تھے کانٹوں پہ جو قربان تو کانٹے گل پر
اللہ اللہ، عجب عالمِ یک رنگی تھا
دل کو اس دشت میں سودائے ہم آہنگی تھا

(۳)

پرچمِ انس و محبت تھے شجر میداں کے
مے سے لبریز پیالے تھے گلِ خنداں کے
تشنگی دشت نوردی کی بجھا دیتے تھے
جامِ عشرت دلِ غمگیں کو پلا دیتے تھے
ہر شجر مجھ سے یہ کہتا تھا پریشاں کیوں ہو
اس قدر دوریِ منزل سے ہراساں کیوں ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل کو بندِ غم و آلام سے آزاد کرو
آ کے بیٹھو مرے سایے میں مجھے شاد کرو
اپنے مہماں کو سر آنکھوں پہ جگہ دیتی تھی
دشت کی خاک مسافر کے قدم لیتی تھی
نوعِ انساں کا پرستار نظر آتا تھا
ذرّہ ذرّہ مرا غمخوار نظر آتا تھا

(۴)

دلِ مشتاق کا اس وقت عجب عالم تھا
یعنی احساسِ خوشی موجبِ رنج و غم تھا
دشت میں دیکھ کے الفت کی بساط آرائی
مجھ کو بے مہریِ ابنائے زماں یاد آئی
کاہشِ جاں ہوا اقوام کا آپس میں نفاق
کچھ دگرگوں نظر آیا مجھے رنگِ آفاق
حیف! اشجار و گل و برگ ہوں ہمدردِ بشر لیکن انسان کو ہو الفتِ انساں سے حذر
دشت میں مجھکو وہ درسِ غم و ایثار ملا
پیرِ میکش کی جو تلقیں سے نہ زنہار ملا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بزمِ قدرت

(۱)

یہ دنیا مظہرِ حُسنِ نہاں ہے
سوادِ شام گیسوے بتاں ہے

شفق کی دیکھیے جلوہ طرازی
مے گلگوں میں یہ سرخی کہاں ہے

کسی کے عارضِ رنگیں کا پرتو
ضیا بخشِ نقابِ آسماں ہے

زمیں پر لالہ و گُل کا ہے منظر
فلک پر ماہ و انجم کا سماں ہے

وہ دن کی روشنی میں آتش افروز
یہ شب کی تیرگی میں ضوفشاں ہے

(۲)

جبینِ شام پر افشاں کی صورت
نظر افروز حسنِ کہکشاں ہے

یہ طوبیٰ کی ہے شاخِ گوہر آگیں
کہ جس پر سلکِ انجم کا گماں ہے

خرامِ ناز سے کس نازنیں کے
درخشاں رہگذارِ آسماں ہے

چمکتا ہے جو اس کا ذرّہ ذرّہ
رہِ میخانۂ روحانیاں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں بلبل ہی گلشن میں نوا سنج
کہ ہر برگِ گلستاں نغمہ خواں ہے

نے کوئی زباندانِ محبت
گلوں کے لب پہ رنگیں داستاں ہے

شفق کے لالہ زاروں میں ہے رقصاں
وہ نغمہ جو نشاطِ جاوداں ہے

ترنّم ہے وہی روحِ بشر میں
ستاروں کی جو گردش میں نہاں ہے

مگر ہم سن نہیں سکتے ہیں اس کو
کہ حائل اتّصالِ جسم و جاں ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شبنم

جبکہ آدھی سے سوا رات گزر جاتی ہے
اک پری جانبِ گلزارِ جہاں آتی ہے
نو بہ نو حسنِ مناظر کی تمنا اس کو
عرش سے کھینچ کے پستی کی طرف لاتی ہے
ماند پڑ جاتی ہے جس وقت ستاروں کی ضیا
چھپ کے وہ گنبدِ گردوں سے اُتر آتی ہے
اس میں کمزوریِ اخلاق ہے لیکن مضمر
روزِ روشن میں جو آتے ہوئے شرماتی ہے
اس طرح ناز سے رکھتی ہے گلستاں میں قدم
جیسے اٹھلاتی ہوئی بادِ بہار آتی ہے
چمنِ خلد سے چلتی ہے تحائف لے کر
جن کی خوبی شہِ خاور کو بھی للچاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شب کے پردے میں عروسانِ چمن کی خاطر
گوہرِ کوثر و تسنیم لٹا جاتی ہے

کون آیا ہے گلستاں میں کہ عنبر افشاں
پیشوائی کو نسیمِ سحری آتی ہے
بادۂ ناب کی ہوتی ہے فلک سے بارش
زلفِ سنبل رخِ گلزار پہ لہراتی ہے

اللہ اللہ! یہ ارزانی صہبائے طہور
گل کے پیمانے سے تھوڑی سی چھلک جاتی ہے

ایک دن میں بھی گلستاں کی طرف جا نکلا
شبِ فرقت میں بھلا نیند کسے آتی ہے
دیکھ کر اس سمن اندام کو پوچھا میں نے
کیا کشش غمکدۂ دہر میں تو پاتی ہے
چھوڑ کر روضۂ رضواں کی بہارِ سرمد
کس لیے گلشنِ فانی کی طرف آتی ہے
مسکرا کر یہ کہا گل ہیں وہ جانِ بہار
جن کے دامن سے بھٹکے ہوئے خزاں آتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب وہ مرجھا کے بہ اندازِ دگر کھلتے ہیں
اُن کی رعنائی نگاہوں میں سما جاتی ہے

آہ! رنگینیِ جنّت کہ ہے محرومِ خزاں
تیرے گلزار کی رونق کو کہاں پاتی ہے

عرض کی میں نے کہ اے غیرتِ نورِ سحری
شب گذرتے ہی چمن سے تو چلی جاتی ہے
کوئی دم اور تماشائے ریاحیں کر لے
تیری صحبت گل و گلزار کو خوش آتی ہے
رو کے بولی کہ جدائی کی گھڑی ہے نزدیک
صبح میرے لیے پیغامِ قضا لاتی ہے
آہ اتنے میں چٹکنے لگے غنچے ہر سو
مچ گیا شور کہ سلمائے سحر آتی ہے

شب کے ہمراہ ہوئی ختم کہانی اُس کی
چند بکھرے ہوئے آنسو تھے نشانی اُس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پپیہا اور بیوہ

تیرگی ارض و سما پر چھائی ہے
آہ، میں ہوں اور شبِ تنہائی ہے

ساری دنیا محوِ خوابِ ناز ہے
مضطرب لیکن دلِ سودائی ہے

میرے سر پر ظلمتِ شامِ الم
اک بلائے ناگہانی لائی ہے

شب کی خاموشی میں کیوں کرتا ہے شور
اے پپیہے تو بھی کیا سودائی ہے

نالہ و فریاد سے زیرِ فلک
کب کسی کی آرزو بر آئی ہے

ہے کمالِ عاشقی ضبطِ فغاں
آہ و زاری باعثِ رسوائی ہے

تو بھی ظالم کہہ رہا ہے "پی کہاں"
آگ تو نے اور بھی بھڑکائی ہے

یہ صدا پھر دل کو تڑپانے لگی
یادِ یارِ مہرباں آنے لگی

جس کی الفت پر بھروسا تھا مجھے
چل بسا وہ چھوڑ کر تنہا مجھے

آتشِ فرقت میں جلنے کے لیے
میرے خالق نے کیا پیدا مجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کشتۂ نیرنگیِ ایام ہوں
پیار کر لے اے غمِ دنیا مجھے

میری قسمت سے نہیں تاریک تر
کیا ڈرائے گی شبِ یلدا مجھے

تو بھی ہوتا ہے شریکِ رنج و غم
اے پپیہے دیکھ کر تنہا مجھے

گرچہ تو میری طرح مہجور ہے
تیری ہمدردی سے ہے شکوا مجھے

تو نے اے مرہم نہ زخمِ جگر
شعلۂ آواز سے پھونکا مجھے

شکوہ سنجِ پرسشِ غمخوار ہوں
اپنے ہمدردوں سے میں بیزار ہوں

دست گیرِ بے کساں کوئی نہ ہو
آہ، مجھ پر مہرباں کوئی نہ ہو

سوزشِ غم کے علاوہ دہر میں
دل جلوں کا رازداں کوئی نہ ہو

اضطراب و بیقراری کے سوا
چارہ سازِ خستگاں کوئی نہ ہو

گوشۂ تنہائی میں جز خامشی
آہ میرا ہم زباں کوئی نہ ہو

ساتھ میرے کلبۂ تاریک میں
اب نوا سنجِ فغاں کوئی نہ ہو

اے خدا اے دو جہاں میرے سوا
پی کے غم میں نوحہ خواں کوئی نہ ہو

جوشِ الفت کا تقاضا ہے یہی
ایک بیوہ کی تمنا ہے یہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فلسفۂ خیّام

پھر ہے گلشن میں وہی گرمیِ محفل ساقی
پھر ہے ضوریزِ فلک پر مہِ کامل ساقی
چھن کے اشجار سے آتی ہے صبائے سیمیں
اللہ اللہ گلستاں کی فضائے سیمیں
بادہ نوشی کا مزہ ہے تو شبِ ماہ میں ہے
کارواں عمرِ گریزاں کا ابھی راہ میں ہے
کل نہ ہم ہوں گے نہ یہ گرمیِ محفل ہوگی
یعنی آغوشِ اجل زیست کی منزل ہوگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جلوہ گر چرخ پہ لیکن مہِ تاباں ہو گا
ہم کو ڈھونڈیگا چمن میں تو پریشاں ہو گا
چاندنی پھر یہی پیغامِ طرب لائے گی
میگسارانِ محبت کو کہاں پائے گی
ایک ساغر ہو عنایت کہ ابھی فرصت ہے
چند انفاس کا وقفہ بھی بڑی نعمت ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چشمِ اشکبار

ممکن نہیں ہے دہر میں اے چشمِ اشکبار
موتی پروئے تیری طرح ابرِ نو بہار

پنہاں ہیں تیرے اشک میں طوفاں کی شورشیں
کوزے میں تیرے بند ہے اک بحرِ بے کنار

آنسو بہا کے محفلِ ہستی میں روز و شب
تو شمعِ انجمن کو بھی کرتی ہے شرمسار

تازہ ہیں تیری اشک فشانی سے داغِ دل
رونے سے تیرے سینۂ ویراں ہے لالہ زار

جلتا ہے تیری گریہ وزاری کو دیکھ کر
ٹکرا رہا ہے سر کو پہاڑوں سے آبشار

بربادیاں عقب میں ہیں گو سیلِ اشک کے
اِس سیل سے بنائے محبت ہے استوار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جینے کا لطف جب ہے کہ ہستی کے ساز میں
تارِ نفس کے ساتھ رہے آنسوؤں کا تار

اسرار تیرے دیدۂ بینا سے ہیں نہاں
تیرا وجود ایک معمّا ہے پیچدار

شدّت غم و الم کی رلاتی نہیں تجھے
حد سے فزوں خوشی ہو تو ہوتی ہے اشکبار

عظمت کا تیری گرچہ زمانہ ہے معترف
لیکن مری نگاہ میں کم ہے ترا وقار

اپنی مصیبتوں سے فقط کام ہے تجھے
تو بے کسی پہ غیر کی روئی نہ زینہار

آنسو بہائے تو جو غریبوں کے حال پر
بن جائیں تیرے اشک گہرہائے شاہوار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شمع

لیلائے نور بزم میں جلوہ فروش ہے
آتش بہ جام مغبچۂ بادہ نوش ہے
پروانے بیقرار ہیں وحشت کا جوش ہے
یارب یہ کون رہزنِ تمکین و ہوش ہے
حسنِ ازل کی مہر بیاضِ جبیں پہ ہے
کوئی سفیرِ عالمِ بالا زمیں پہ ہے

شعلوں نے کام دیو کو گھیرا ہے ناگہاں
ہونٹوں پہ یا رتی کے ہے آہِ شرر فشاں
کوئی ستی ہے آتشِ سوزاں کے درمیاں
کس کی یہ پاکبازی کا ہوتا ہے امتحاں
بجلی گری ہے خرمنِ صبر و قرار پہ
یا شمع کا گماں ہے دلِ داغدار پہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے شمع تجھکو شاعرِ بے چارہ کیا کہے
مینائے زرنگارِ شرابِ ضیا کہے
اک جلوہ زارِ تابشِ حسن و صفا کہے
قائم مقامِ نیرِّ ظلمت ربا کہے
محفل کو تو نے مطلعِ انوار کر دیا
دن کی چمک کو خواب سے بیدار کر دیا

فانوس کے حجاب میں تو کوئی حور ہے
روزِ ازل سے زینتِ آغوشِ نور ہے
شہرہ ترے جمال کا نزدیک و دور ہے
تیری ثنا کروں یہ مجھے کب شعور ہے
پروانہ کیوں نہ غش ہو تری جلوہ گاہ میں
پوشیدہ برقِ طور ہے تیری نگاہ میں

صورت ہے تیری خوب تو سیرت ہے خوب تر
دل میں ترے گدازِ محبت ہے کس قدر
روتی ہے تو مزارِ غریباں پہ رات بھر
شب ہائے غم میں مونس و ہمدم ہے تا سحر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرا وجود مایۂ صبر و قرار ہے
نوعِ بشر کی دہر میں تو غمگسار ہے

تیری طرح زمانے میں کم ہوں گے نیک خو
احباب تجھ سے خوش ہیں تو دلشاد ہیں عدو

شہرہ ہے تیری ہمّتِ عالی کا چار سو
جلتی ہے دوسروں کے لیے انجمن میں تو

پروانہ غش ہو تابشِ رخسار دیکھکر
بیخود ہیں اہلِ دل ترا ایثار دیکھکر

مضمر ترے جمال میں الفت کا راز ہے
محفل میں تیرا جلوہ بصارت نواز ہے

تو نقشِ ناز ہو کے سراپا نیاز ہے
کتنی حریصِ لذّتِ سوز و گداز ہے

کہتی ہے تو یہ رو کے خدایا سحر نہ ہو
کافورِ صبح دافعِ سوزِ جگر نہ ہو

رکھتا ہے غم جو دہر میں آتش بجاں تجھے
کہتے ہیں اہلِ بزم تجلّی نشاں تجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرمایۂ حیات ہے سوزِ نہاں تجھے
ہاں مِل گئی یہ دولتِ عظمیٰ کہاں تجھے

انسان ہو کے سوز سے نا آشنا ہوں میں
حسرت سے انجمن میں تجھے دیکھتا ہوں میں

سکسینہ تجھکو رشک جو آتا ہے شمع پر
افسوس تو ہے اپنی حقیقت سے بے خبر
ورنہ تری ضیا سے منوّر ہیں بحر و بر
تیرا وجود حسن و محبّت ہے سربسر

نظّارہ سوز طور پہ تیرا جمال تھا
موسیٰ کی التجا نہ تھی تیرا سوال تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلبل اور پروانہ

کل بلبلِ نالاں سے کہا میں نے چمن میں
غمّاز ہے خامی کا تری نالۂ جاں سوز
زخموں کا ترے گرچہ مداوا نہیں ممکن
بیجا ہے مگر شکوۂ پیکانِ جگر دوز
فریاد و فغاں شیوۂ اربابِ ہوس ہے
"اے مرغِ چمن عشق ز پروانہ بیاموز"
وہ اُف نہیں کرتا ہے کبھی آگ میں جل کر
تو فصلِ بہاری میں بھی نالاں ہے شب و روز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلبل نے کہا شکر کی جا ہے کہ ازل میں
اللہ نے بخشا نہ تپنگے کا مجھے سوز
کہنے کو وہ عاشق ہے مگر اسکی محبت
مفقود ہے جب شمع نہیں انجمن افروز
بے نور ہوئی شمع تو الفت سے حذر ہے
مجھکو گلِ پژمردہ خزاں میں گلِ تر ہے

Forwarded with Compliments
DEPARTMENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگلہ دیش

چُن کے مارے جا رہے ہیں اہلِ علم اہلِ ہنر
قتل و غارت کا سماں ہے ہر طرف پیشِ نظر
بے گناہوں کے لہو سے سرخ ہے ہر رہ گزر
ظالموں پر آہ و زاری کا نہیں مطلق اثر
فوج یحییٰ کی خوشی سے زمزمہ پرداز ہے
قتل کرتی ہے نہتّوں کو، بڑی جاں باز ہے

دیکھیے دل تھام کر یہ منظرِ شامِ الم
بندگانِ حق کے اوپر حق پرستوں کا ستم
کہہ رہے ہیں کھا کے چنگیز و ہلاکو کی قسم
نسل کو بنگالیوں کی ہم مٹا کر لیں گے دم
آدمیت خون کے آنسو بہاتی ہے تو کیا
ساری دنیا تھوکتی ہے غل مچاتی ہے تو کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کس زباں سے آہ کہیے عورتوں کا حالِ زار
ڈھیر پر لاشوں کے سینہ کوٹتی ہیں بار بار
خوف اپنی جان کا ان کو نہیں ہے زینہار
غم تو یہ ہے ظالموں کے نفس کا ہیں وہ شکار
موت بھی ان بدنصیبوں پر ترس کھاتی نہیں
پیار سے اس کو بلاتی ہیں مگر آتی نہیں

مصلحانِ دہر کو کیا ہو گیا میرے خدا
گر پہ گھونٹا جا رہا ہے آدمیت کا گلا
دیکھتے ہیں اور منہ سے اُف نہیں کرتے ذرا
کوئی بھی ہمدرد دنیا میں نہیں مظلوم کا
چاؤین لائی بھی آزادی کے جو شیدائی ہیں
کہہ رہے ہیں ظالموں سے ہم تو بھائی بھائی ہیں

شمعِ آزادی پہ قرباں ہو رہے ہیں نوجواں
رنگ لائے گا ضرور اک روز خونِ عاشقاں
ڈوبنے لگتے ہیں جب تارے فرازِ آسماں
خیمۂ رنگیں سے تب خورشید ہوتا ہے عیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاس مکتی فوج کے گو جنگ کا ساماں نہیں
تیغ کی محتاج ہرگز ہمّتِ مرداں نہیں

نالہ ہائے خستگاں ہیں منجنیقِ صد حصار
یہ اتاریں گے شرابِ کبر و نخوت کا خمار
بحرِ محسوسات میں اٹھتی ہیں موجیں بار بار
چرخِ بنگالہ پہ ہیں آثارِ طوفاں آشکار

تہ نشیں قہرِ خدا ہوتا ہے ہر طوفان میں
غرق ہو جائے گا بیڑا ظلم کا اک آن میں

○

نوٹ : یہ نظم بنگلہ دیش آزاد ہونے سے پہلے کہی گئی تھی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سُورج اور ستارے

اک روز یہ کہنے لگے سورج سے ستارے
موتی نہ چمک پائے کبھی دن میں ہمارے
انجم کوئی کہتا ہے ہمیں کوئی کواکب
ہم اصل میں ہیں گلشنِ ہستی کے شرارے
کیا چمکے اگر رات میں چمکے بھی ذرا دیر
جب صبح ہوئی طارمِ گردوں سے سدھارے
کیا خوب! جو سوتی ہوئی دنیا کو جگائے
وہ بند کرے دیدۂ بیدار ہمارے
تابش پہ ہماری نہ تبسّم کا گماں ہو
ہم انجمِ افلاک مصیبت کے ہیں مارے
سمجھا نہ زمانے میں کوئی راز یہ اب تک
شبنم جسے کہتے ہیں وہ آنسو ہیں ہمارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سورج نے کہا اپنی حماقت سے ہو مغموم
دنیا میں کبھی خوش نہ رہا شاکیِ مقسوم
جو قلب کو تقدیر کا دشمن ہیں بناتے
ناقص ہیں وہ افکار وہ اقوال ہیں مذموم
ڈرتا ہوں کہیں دن میں چمکنے کی تمنا
کر دے نہ تمھیں رات کی تابش سے بھی محروم
زنہار تمھیں درسِ تجلّی نہ ملے گا
گر صبح کو ہو گے نہ مرے نور سے معدوم
اسرارِ بقا موت کے پردے میں نہاں ہیں
افسوس کہ تم کو یہ حقیقت نہیں معلوم
گر شمعِ لگن بادِ سحر سے نہ بجھے گی
کس طرح دوبارہ وہ سرِ شام جلے گی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شرابِ عشق

ایک دن میں نے کہا پیرِ مغاں سے رو کر
بادۂ عشق سے محروم ہوں انساں ہو کر
دل مرا دیکھ کے پروانے کو شرماتا ہے
ایسے کیڑے کے مقدر پہ بھی رشک آتا ہے
شعلۂ شمعِ محبت کا جو شیدائی ہو
جس نے دنیا میں فنا ہو کے بقا پائی ہو
حیف، صد حیف! مے عشق سے محروم رہوں
ہوں تو موجود مگر فانی و معدوم رہوں
مدتوں دخترِ رز کا میں طلب گار رہا
آبِ افشردۂ انگور سے سرشار رہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب ہکوا اور سمائی ہے دلِ مضطر میں
بادۂ عشقِ حقیقی کا ہے سودا سر میں
اے کہ کونین کا حاصل ہے ترا جامِ شراب
بوالہوس کو سمِ قاتل ہے ترا جامِ شراب

مستیِ عشق کے اسرار بتا دے مجھکو
ایک ساغر مے الفت کا پلا دے مجھکو

طلبِ عشق میں جب قلب کو صادق پایا
پیرِ میکش نے بصد لطف و کرم فرمایا
بادۂ عشق عجب بادۂ روحانی ہے
اس کے قطروں میں نہاں بحر کی طغیانی ہے
شیرۂ رز کی طرح یہ مے گلفام نہیں
اس کی مستی کا ہے آغاز پر انجام نہیں
آبِ انگور تو اربابِ طرب پیتے ہیں
یہ وہ صہبا ہے جسے سوز طلب پیتے ہیں
بادۂ عشقِ حقیقی خمِ آزار میں ہے
پھول یہ جلوہ نما وادیِ پُر خار میں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چشمِ تر جب صفتِ ابرِ سیہ روتی ہے
جب گزک تلخیِ دوراں کی بہم ہوتی ہے
دلِ پرداغ کی ہم سیر کیا کرتے ہیں
کنجِ تنہائی میں اِس مے کو پیا کرتے ہیں

مے الفت احمد سے دیتے ہیں جو رنجور بھی ہے
آتشِ غم میں تجلّیِ سرِ طور بھی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گُلِ نوخاستہ

(۱)

اے گُلِ نوخاستہ اے زادۂ فصلِ بہار
تیرا کھِلنا ہے چمن میں خندۂ بے اختیار
شام ہو یا ہو سحر ہنسنے سے تجھکو کام ہے
تو ریاضِ دہر میں ناواقفِ آلام ہے
بے خبر گلچیں سے ہے غافل ہے تو انجام سے
گوش ہیں ناآشنا تیرے خزاں کے نام سے
خوفِ صرصر ہے نہ فکرِ بلبلِ دلگیر ہے
تو خوشی کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرا پیمانہ شرابِ حُسن سے لبریز ہے
دیدہ ور کو تیرا نظّارہ سرور انگیز ہے

(۲)

دلربائی کس قدر تیرے رخِ زیبا میں ہے
خود فراموشی کا عالم حسنِ بے پروا میں ہے
تیری زینت کو بڑھاتے اور بھی گلشن میں ہیں
یہ دُرِ خوش آبِ شبنم جو ترے دامن میں ہیں
تیرا سودا ہے ازل سے نرگسِ بیمار کو
تو نے دیوانہ بنایا عندلیبِ زار کو
سوز ہو کیونکر نہ مرغانِ چمن کے ساز میں
نغمہ پیرا ہیں وہ تیری جلوہ گاہِ ناز میں

(۳)

کس قدر دلکش ہے یہ رعنائی و مستی تری
سرخیِ افسانۂ طفلی ہے ہر پتّی تری
شوق تیرا جانبِ گلزار لاتا ہے مجھے
اپنے بچپن کا زمانہ یاد آتا ہے مجھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں بھی دنیا میں کبھی ناواقفِ آلام تھا
تیری صورت بے نیازِ گردشِ ایّام تھا
وہ بہارِ زندگی اب اے گلِ گلشن گئی
تیری ہستی عمرِ رفتہ کا مرقّع بن گئی
تیرے نظّارے سے دل کو شاد کر لیتا ہوں میں
ایک دنیائے نشاط آباد کر لیتا ہوں میں

(۴)

حیف! دو دن کے لیے تسکین فزائے دل ہے تو
بوستاں میں اک نمودِ حسنِ مستعجل ہے تو
آج تیرے حسن سے روشن ہے ایوانِ بہار
کل ترے ماتم میں ہوگا چاک دامانِ بہار
آہ! یہ آئینِ قدرت کس قدر جانسوز ہے
صورتِ رقصِ شرر ہے جو نظر افروز ہے
برق کی چشمک شفق کا جلوۂ دلگیر ہے
خندۂ یک دم جمالِ صبح کی تنویر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہر میں ہر زشت و زیبا گو فنا انجام ہے
حسن میں رنگِ بقا لیکن برائے نام ہے

جب نہ تھا رنگِ بقا یا رب بہارِ حسن میں
دلربائی بھی نہ ہوتی جلوہ زارِ حسن میں

باغِ عالم میں اسیرِ رنگ و بو ہوتے نہ ہم
صورتِ گل ہنس کے شبنم کی طرح روتے نہ ہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاعر

ازل سے ہے فطرت مری عاشقانہ
پیامِ محبّت ہے میرا ترانہ

مرے جام میں وہ مے آتشیں ہے
تصدّق ہے جس پر شرابِ مغانہ

لبِ آبِ کوثر کبھی پی تھی میں نے
وہی میرے سر میں ہے کیفِ شبانہ

نگاہِ حقارت سے مجھکو نہ دیکھو
کہ میں درحقیقت ہوں فخرِ زمانہ

صدائے ملائک ہے آواز میری
سرودِ بہشتی ہے میرا ترانہ

میں وہ بلبلِ خوشنوائے چمن ہوں
کبھی جس کا طوبیٰ پہ تھا آشیانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قلمرو میں داخل مری لامکاں ہے
فلک سے بھی اونچا مرا آستاں ہے

سخن میرا صافی ہے مشرب سے عالی
کہ سینہ ہے میرا کدورت سے خالی
دکھاتا ہوں میں حسنِ معنی کے جلوے
نہ سمجھو کہ دنیا ہے میری خیالی
عدم کے کوئی مجھ سے اسرار پوچھے
کہ بستی ہے وہ بھی مری دیکھی بھالی
بہت غمزدہ پہلے رہتی تھی دنیا
سمجھتی تھی، ہے وہ فنا ہونے والی
نہ یہ چہچہے تھے عنادل کے لب پر
نہ گلزار میں تھی یہ رنگیں جمالی
دیا جب پیامِ بقا میں نے آکر
تو ہستی کے چہرے پہ آئی بحالی

جہاں سر جھکائے مرے آستاں پہ
کہ احسان میرا ہے سارے جہاں پہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ اورنگ و افسر نہ زر بخشتا ہوں
زمانے کو ذوقِ نظر بخشتا ہوں

جو محروم ہیں دولتِ رنج و غم سے
انہیں آنسوؤں کے گہر بخشتا ہوں

گدازِ محبت کی خواہش ہے جن کو
انہیں داغہائے جگر بخشتا ہوں

ستارے بھی امیدوارِ کرم ہیں
کہ ذرّوں کو تابِ قمر بخشتا ہوں

مرے در پہ حاضر ہوں شیخ و برہمن
کہ میں عشقِ نوعِ بشر بخشتا ہوں

ازل سے محبت کا ہے پاس مجھکو
غریبوں کے غم کا ہے احساس مجھکو

جو کہتے نہیں ہیں کچھ اپنی زباں سے
میں واقف ہوں انکے بھی دردِ نہاں سے

نہیں ہے جنہیں رخصتِ آہ و زاری
فغاں کر رہے ہیں وہ میری زباں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرشتو! یہ خلّاقِ عالم سے کہدو
مجھے اُنس ہے خستگانِ جہاں سے
مرے دل کو ازبر ہے ان کی کہانی
کہ ہے ملتی جلتی مری داستاں سے
نصیبوں کو اپنے دعا دے رہا ہوں
کہ ناشاد ہوں گردشِ آسماں سے
کچھ ایسے بھی ہیں داغ میرے جگر پر
جو خوشتر ہیں گلہائے باغِ جناں سے

ملی ہے مجھے ہستیِ غیر فانی
کہ دل میں ہے پنہاں غمِ جاودانی

جہاں جب تلک ہے میں گاتا رہونگا
بہشتی ترانے سُناتا رہوں گا
حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھا کر
حقیقت کا جلوہ دکھاتا رہوں گا
کدورت گہِ عالمِ آب و گِل میں
شرابِ محبت پلاتا رہوں گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غریبوں کی مجبوری و بے کسی پر
لہو چشمِ تر سے بہاتا رہوں گا
رہے گا نہ یہ قصرِ سرمایہ داری
کہ بنیاد اس کی ہلاتا رہوں گا
زمانے کی حالت نہ بدلے گی جب تک
میں روتا رہوں گا رلاتا رہوں گا

کوئی حد بھی ہوتی ہے ضبطِ فغاں کی
ضرورت ہے اب انقلابِ جہاں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پروانہ

(۱)

اے کہ تو روزِ ازل سے محوِ روئے شمع ہے
خرمنِ ہستی کو تیرے جستجوئے شمع ہے

انجمن میں اے حریصِ لذتِ آزارِ دوست
خاک کر دیتی ہے تجھکو آتشِ رخسارِ دوست

گرچہ پیغامِ اجل ہے شمع کی الفت تجھے
نصیحتِ فریاد بھی دیتی نہیں غیرت تجھے

جان دیکر لطف اندوزِ بقا ہوتا ہے تو
اللہ اللہ شمع کے آغوش میں سوتا ہے تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجھکو حاصل ہے سکوں آرامگاہِ یار میں
بلبلِ شوریدہ سر محوِ فغاں گلزار میں

(۲)

دہر میں تو در حقیقت رازدانِ عشق ہے
تیرے مذہب میں خموشی ترجمانِ عشق ہے
تیرا سینہ اضطرابِ شوق کا گنجینہ ہے
تو بھی انساں کی طرح اک عاشقِ دیرینہ ہے
آہ! یہ ضبط و تحمل یہ خموشی کی ادا
دل کو شرماتی ہے تیری جاں فروشی کی ادا
عشق کے عالم میں غوغا بے زبانی سے تری
گرمیِ بازارِ الفت بے نشانی سے تری
اے قتیلِ خنجرِ غم اے شہیدِ بے زباں
تو نے یہ آدابِ عشق و عاشقی سیکھے کہاں
ایک کیڑا اور گہر آماے اسرارِ وفا
ایک ناچیز اور یہ آشوبِ غم کا حوصلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قلب تیری بیخودیِ شوق پر قربان ہے
ایک میں کیا انجمن کی انجمن حیران ہے

(۳)

تیرے اندازِ جنوں ہیں اسقدر حیرت فزا
یہ گماں ہوتا ہے تو انساں سے بازی لے گیا
اس ستایش سے نہ اے ناداں ہو مستِ غرور
تیری حدِّ وسع سے انسان کی منزل ہے دور
اس کے رتبے کو پہنچنا واقعی دشوار ہے
بیخودی کے واسطے کچھ ہوش بھی درکار ہے
بخش دیتی گر تجھے فطرت مذاقِ آگہی
کشورِ الفت کی مل جاتی تجھے شاہنشہی

(۴)

بزمِ عالم میں ہے تو جاندادۂ حسنِ مجاز
شمعِ کشتہ کی محبت سے ہے تجھکو احتراز
شمعِ روشن سے ہے محفل میں پراکندہ تری
حسنِ صورت کی طرح الفت بھی ہے فانی تری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گو فروغِ شمع کی ہے زندگانی ایک رات
عشق پر لازم نہیں پابندیِ مرگ و حیات

اے کہ تو اک عمر سے ہے دامِ الفت میں اسیر
از زنِ ہندو طریقِ عشقِ صادق یاد گیر

آرزو جس طرح مٹتی ہے دلِ مضطر کے ساتھ
خاک ہو جاتی ہے وہ بھی قالبِ شوہر کے ساتھ

قابلِ عزت جہاں میں یوں تو ہر دیوانہ ہے
شمعِ کشتہ پر جو قرباں ہو وہی پروانہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رازِ قفس

گرچہ مدت سے اسیرِ پنجۂ صیاد ہوں
یہ نہ سمجھو اے چمن والو کہ میں ناشاد ہوں

تم اگر گلشن میں ہو جاندادۂ ذوقِ نشاط
میں بھی زنداں میں حریصِ لذتِ بیداد ہوں

تم ہو راحت کے لیے مرہونِ لطفِ باغباں
میں خوشی کے واسطے منت کشِ صیاد ہوں

فرق ہم دونوں میں ہے اے اہلِ گلشن اسقدر
تم چمن میں شادماں ہو میں قفس میں شاد ہوں

رفتہ رفتہ قید سے اتنی محبت ہو گئی
میں قفس میں بے نیازِ گلشنِ ایجاد ہوں

کاوشِ خارِ الم سے دل جو لذت یاب ہے
بے حقیقت اب نگاہوں میں گلِ شاداب ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو خزاں ہے عاشقِ گلہائے خنداں کے لیے
وہ بہارِ بے خزاں ہے اہلِ زنداں کے لیے

پھول تو ہیں چار دن کے واسطے گلزار میں
خوف لیکن کچھ نہیں خارِ بیاباں کے لیے

سختیِ فصلِ خزاں ہو یا نشاطِ نوبہار
ہے خلش ان کی وہی مشتاقِ حرماں کے لیے

لطفِ یکرنگی اٹھاتے ہیں اسیرانِ قفس
ہے دورنگی باغ کی اہلِ گلستاں کے لیے

خارِ ایذا کی خلش سب کو مزہ دیتی نہیں
یہ سرورِ سرمدی ہے قلبِ سوزاں کے لیے

پہلے زنداں میں دلِ پرسوز پیدا کیجیے
غم سے عیشِ جاوداں کی پھر تمنا کیجیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاتما گاندھی

وطن کے واسطے زنداں میں تو اسیر ہوا
لٹا کے دولتِ ذاتی کو خود فقیر ہوا
غبارِ راہ بدن کے لیے عبیر ہوا
جگر کے داغ سے روشن ترا ضمیر ہوا

تری حیات حقیقت میں جانِ ایماں تھی
کہ آتشِ غم و ایذا تجھے گلستاں تھی

جہانِ عشق میں دم سے ترے اجالا تھا
دلِ غیور اہنسا کا اک شوالا تھا
اصول سارے زمانے سے یہ نرالا تھا
لڑائی میں بھی محبت کا بول بالا تھا

وہ ستیہ جس کی ضرورت ہے حکمرانوں کو
عصا تھا تیرے لیے سیف ہے جوانوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غذا قلیل تھی تیری لباس تھا سادا
تری گدائی سے رتبہ بڑھا فقیری کا
اسی کو کہتے ہیں اعجازِ ترک و استغنا
کہ دیکھتی تھی ترے منہ کو دولتِ دنیا

اُمیدوارِ کرم سیم و زر تھے معدن میں
یہ چاہتے تھے کہ آجائیں تیرے دامن میں

تری نگاہ میں نوعِ بشر کی عزت تھی
خدائے پاک کے بندوں سے تجھکو الفت تھی
اسی کے ذیل میں اہلِ وطن کی خدمت تھی
یہی تھی تیری پرستش یہی عبادت تھی

خدا کے سامنے آنکھیں نہ شرمسار ہوئیں
کہ دشمنوں کی مصیبت پہ اشکبار ہوئیں

تری گدائی پہ قربان افسر و دیہیم
صفائے قلب سے شرمندہ کوثر و تسنیم
تری بزرگی و عظمت تھی دہر کو تسلیم
رہی اجل کو بھی مدِ نظر تری تعظیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ دی اجازتِ ترکِ ادب اُسے دل
سلام کرکے کیا وار تجھ پہ قاتل

اگرچہ زخمِ جگر کا نہ کچھ مداوا تھا
جبیں پہ تیری شکن تھی نہ لب پہ شکوا تھا

بوقتِ نزع جو تو نے اُسے پکارا تھا
حضورِ رام یہی تجھکو عرض کرنا تھا

"بہ جرمِ عشقِ توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست"

عبث ہے قتل پہ تیرے یہ نالۂ و شیون
کہ ہے جہاں میں شہادت بہائے حبِّ وطن

دیارِ ہند میں تازہ ہوئی ہے رسمِ کہن
ترے لہو سے بڑھا اور حسنِ دار و رسن

خدا کا فضل رہا رہروانِ الفت پر
کہ جاں بحق ہوئے قرباں گہِ محبت پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کیا ہوں

ہزار حیف! اسیرِ طلسمِ دنیا ہوں
فریب خوردۂ نیرنگیٔ تمنّا ہوں
کبھی ہوں بزم طرازِ سرورِ عالم میں
کبھی رہینِ ستم ہائے چرخِ مینا ہوں
گلے کا طوق ہے یہ الفتِ زن و فرزند
اِسی کو راحتِ قلبِ حزیں سمجھتا ہوں
کوئی رفیق ہے میرا نہ کوئی ہمراہی
سرائے دہر میں اک رہروِ جریدا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فدائے جلوۂ صورت ہوں وائے نادانی
جہاں میں آ کے حقیقت کو بھول جاتا ہوں

مری حیات میں مضمر ہے حسنِ لافانی
افق پہ زیست کے گو صبح کا ستارا ہوں

کرے نہ رنج کوئی اپنی بے ثباتی کا
کہ میں پیامِ بقائے دوام لایا ہوں

نگاہِ دیدۂ تحقیق سے مجھے دیکھو
کہ جس کو حجر سے نسبت ہے میں وہ قطرا ہوں

نہ سمجھو خاک کے ذرّوں سے ہے خمیر مرا
بہارِ باغِ لطافت ہوں مرغِ سدرا ہوں

کیا ہے ذوقِ اسیری نے ایسا وارفتہ
کہ اڑ کے خود قفسِ عنصری میں آیا ہوں

بجا ہے گر مجھے کہیے خلاصۂ تقدیر
کہ میں نظامِ دو عالم کا اصل منشا ہوں

کبھی ہوں میں آرنی گوئے وادیِ ایمن
کبھی وہ نورِ تجلّی سے برقِ سینا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فراق ہو تو مجسّم غمِ محبّت ہوں
وصال ہو تو سراپا جمالِ یکتا ہوں
طلسم خانۂ ہستی میں چشمِ بینا کو
نیاز و ناز کی نیرنگیاں دکھاتا ہوں
یہ کائنات حجابِ رُخِ حقیقت ہے
میں بزمِ دہر میں رازِ درونِ پردا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غنچۂ پژمردہ

(۱)

آہ! یہ خاکِ چمن پر غنچۂ پژمردہ ہے
یا کسی ناکامِ الفت کا دلِ افسردہ ہے
ملکِ عشرت میں سفیرِ رنج و حرماں ہے کوئی
یا چراغِ کشتۂ گورِ غریباں ہے کوئی
دہر کی ناکامیوں کا یہ لبِ گفتار ہے
دامنِ گلشن پہ اشکِ نرگسِ بیمار ہے
لوٹتی ہے خاک پر حسرت دلِ ناشاد کی
اک نشانی ہے چمن میں ہستیِ برباد کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیست کا پیشِ نظر انجامِ عبرت ناک ہے
اہلِ گلشن کو پیامِ خفتگانِ خاک ہے

(۲)

تیری رنگینی چمن میں جنّتِ نظّارہ تھی
تیرے کوچے میں کبھی بادِ صبا آوارہ تھی
عندلیبوں کو تری ہستی پہ کیا کیا ناز تھے
کس قدر دلچسپ تیرے حسن کے انداز تھے
باعثِ راحت حسینوں کو ترا دیدار تھا
تو چمن میں چارہ سازِ نرگسِ بیمار تھا
نالہ کش ہیں تیرے غم میں خوشنوایانِ چمن
تیرا ماتم کر رہے ہیں سرو و ریحانِ چمن
میں بھی تیرے واسطے گریاں چمن زاروں میں ہوں
لالہ و گل کی طرح تیرے عزادارو میں ہوں

(۳)

حیف! ابھی گلشن میں عنبر بیز تیری بو نہ تھی
مسکراہٹ میں ادائے خندۂ دلجو نہ تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیدۂ تر کیا کرے آنسو بہا کر رہ گیا
پھول تو ہنسنے لگے تو مسکرا کر رہ گیا
ایک دن پھولوں کا بھی انجام ہونا ہے یہی
عندلیبوں کو مگر گلشن میں رونا ہے یہی
"پھول تو کھل کر بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

(۴)

کاش تو بھی فصلِ گُل میں خندہ زن ہوتا کبھی
پھول بن کر نازشِ رنگِ چمن ہوتا کبھی
اہلِ گلشن دیکھتے جلوے تری رعنائی کے
کوئی دن تو بھی مزے لیتا چمن آرائی کے
دیکھکر شبنم ریاضِ دہر میں خنداں تجھے
رونمائی میں عطا کرتی دُرِ غلطاں تجھے
تو بھی اک [illegible] بہار
تیرے ساغر میں نظر آتا تماشائے بہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حُسن میں تیرے نہاں ہوتی صفائے روئے دوست
تیرے پیراہن سے آتی عاشقوں کو بوئے دوست

(۵)

آہ! یہ ارماں بھی گویا اک خیالِ خام تھا
پھول ہونا تیرے حق میں باعثِ آلام تھا
جورِ گلچیں سے گُلِ خنداں گریباں چاک ہیں
وائے ناکامی چمن میں رہ کے بھی غمناک ہیں
پھول میں سرخی نہ سمجھو بادۂ گلنار کی
خونچکاں ہے پیرہن کاوش سے نوکِ خار کی
خار بھی گلشن میں ہیں، صرصر بھی ہے گلچیں بھی ہے
یوں ترا پژمردہ ہونا موجبِ تسکیں بھی ہے
شکوہ سنجِ گردشِ دوراں گُلِ شاداب ہو
تو چمن میں بسترِ خاکی پہ محوِ خواب ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاس

(۱)

اے یاس حیف! دشمنِ عزمِ جواں ہے تو
باغِ مراد کے لیے فصلِ خزاں ہے تو
ڈرتے ہیں تیرے ظلم سے شیدا اے آرزو
دل میں چھپائے ہیں گُلِ رعنائے آرزو
ٹکڑے دل و جگر کے ہیں قطرے لہو کے ہیں
یہ پھول آرزو کے عجب رنگ و بو کے ہیں
پروردۂ بہار پہ جور و جفا نہ کر
پیراہنِ حیات کو اُن کے قبا نہ کر
تو کس لیے جہاں میں عدوے مراد ہے
خلقت تمام سرخوشِ بوے مراد ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲)

اہلِ جہاں کے دل پہ نمایاں جو داغ ہیں
صہبائے آرزو کے یہ خالی ایاغ ہیں

ویراں کیا ہے تو نے گلستانِ آرزو
مُرجھا کے رہ گئے گُلِ خندانِ آرزو

تو نے اڑائی خاک حریمِ بہار میں
عظمت لکھی گئی تری خطِّ غبار میں

جس دل میں آئی تو اسے برباد کر گئی
ذوقِ طلب کہاں ہے تمنّا کدھر گئی

اب کیا دھرا ہے ہستیِ ناپائیدار میں
حرماں نصیب روتے ہیں شب ہائے تار میں

(۳)

اے یاس تیرے ظلم کی گو انتہا نہیں
تو وہ مرض ہے دہر میں جس کی دوا نہیں

لیکن خفا ہو تجھ سے نہ خلقِ خدا ابھی
باقی ہے ایک رُخ تری تصویر کا ابھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باغِ جہاں میں قدرتِ حق کا ظہور ہے
ہر نیک و بد میں ربطِ نہانی ضرور ہے
تیری جفا میں عنصرِ مہر و وفا بھی ہے
ظلمت کے ساتھ ساتھ نمودِ ضیا بھی ہے
ڈالا ہے آرزو نے عجب پیچ و تاب میں
ہم کو سکوں نہیں ہے جہانِ خراب میں
گو دیکھنے میں نازشِ رنگِ بہار ہیں
یہ پھول آرزو کے حقیقت میں خار ہیں
کوشش سے تیری حسرت و ارماں فنا ہوئے
جن سے خلش تھی دل میں وہ پیکاں فنا ہوئے
کیوں مضطرب ہو کوئی تمنّا کے واسطے
تو نے سکوں دیا ہے ہمیشا کے واسطے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

داغِ دل

آہ! یہ داغِ دلِ دیوانہ ہے — یا خمارِ بادۂ مستانہ ہے
میکدے کی ہے صدائے بازگشت — یادگارِ نعرۂ رندانہ ہے
اب کہاں دل میں وہ بزمِ انبساط — جمع کچھ خاکسترِ پروانہ ہے
زیست ہے ناکامیوں کی داستاں — داغِ سوزاں سرخیِ افسانہ ہے
اے داغِ دلِ حسرت نصیب — تو خزف ہے یا دُرِ یک دانہ ہے
اک گلِ عشرت ہے مرجھایا ہوا — یا شرابِ عشق کا پیمانہ ہے
دوست ہے یا دشمنِ جانِ حزیں — آشنائے دل ہے یا بیگانہ ہے
گو کیا ہے تو نے خونِ آرزو — دل نشیں تو صورتِ جانانہ ہے

جلوہ گر ہے یوں دلِ بیمار میں
پھول ہو جیسے کوئی گلزار میں

اے چراغِ کشتۂ شامِ نشاط — ابتدائے رنج و انجامِ نشاط
یاد آجاتی ہے تجھ کو دیکھ کر — لذتِ صہبائے گلفامِ نشاط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جی میں آتا ہے کہ صحنِ باغ میں
باندھیے پھر حل کے احرامِ نشاط

حسرت آبادِ جہاں میں کس قدر
دلربا ہے حلقۂ دامِ نشاط

ہے یہی بہتر کہ بزمِ دہر میں
گوش ہوں مہجورِ پیغامِ نشاط

شادزی اے داغِ سوزاں شادزی
دل نہیں اب طالبِ جامِ نشاط

تیرے ساغر کو دعا دیتا ہوں میں
سوز کے کیا کیا مزے لیتا ہوں میں

دیکھنے میں گرچہ داغِ دل ہے تو
درحقیقت زیست کا حاصل ہے تو

سہل کر دیں جس نے سب دشواریاں
وادیِ ہستی میں وہ مشکل ہے تو

سوزشِ غم سے ہے گو تیری سرشت
عشرتِ جاوید کا حامل ہے تو

رہروِ راہِ محبت کے لیئے
اک چراغِ جادۂ منزل ہے تو

بحرِ ہستی کے شناور کے لیئے
اک نویدِ راحتِ ساحل ہے تو

لیلیِ پردہ نشیں کے واسطے
دل ہے محمل پردۂ محمل ہے تو

مہرِ الفت ہے نشانِ عشق ہے
سوزِ دل پر شاہدِ عادل ہے تو

محفلِ جاناں کے قابل ہو گیا
دل ترے الطاف سے دل ہو گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی

دلربا ہے ہر ادا اے زندگی
جان و دل سے ہوں فدا اے زندگی

دہر میں اس واسطے آیا ہوں میں
دہر ہے پردہ سرا اے زندگی

موت سے کہدو مجھے فرصت نہیں
میں ابھی ہوں مبتلا اے زندگی

آہ وہ سرمستی عہدِ شباب
آہ وہ دل کش نوا اے زندگی

آہ وہ دن ناز سے چلتی تھی جب
میرے گلشن میں ہوا اے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسن تھا جب محفل آرائے نشاط
عشق تھا جب ناخدائے زندگی
درحقیقت نوجوانی کے مزے
ہیں گلِ رنگیں ادائے زندگی
لیکن اِن پھولوں کی خاطر ہمنشیں
دل نہیں میرا فدائے زندگی

زندگی کا رازِ پنہاں اور ہے
باعثِ شوقِ فراواں اور ہے

شکوۂ جورِ فنا کرتا ہوں میں
مشکلوں پر زیست کی مرتا ہوں میں
موت ہے مرہم نہ زخمِ حیات
موت سے اس واسطے ڈرتا ہوں میں
جادۂ ہستی دمِ شمشیر ہے
شوق سے اس پر سفر کرتا ہوں میں
شادزی اے رنجِ ہستی شادزی
تیری قدر و منزلت کرتا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میری آہوں سے نہ ہو تو بدگماں
درحقیقت تیرا دم بھرتا ہوں میں
دل میں داغوں کے جلاتا ہوں چراغ
تیرا استقبال جب کرتا ہوں میں

رنج ہے محفل طرازِ زندگی
رنج میں مضمر ہے رازِ زندگی

ہے یہ قولِ مرشدِ عالی جناب
تلخ تر ہے زندگانی کی شراب
جو مزے لے لے کے پیتے ہیں اسے
جلوہ گاہِ خاص میں ہیں باریاب
ہیچ ہے گلہائے عشرت کا جمال
ہیچ ہے سلمائے گیتی کا شباب
فیض بخشیِ غم و آلام سے
رازِ ہستی کر رہا ہوں بے نقاب
امتحاں گاہِ محبت ہے جہاں
زندگی اک آزمایش ہے جناب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اک نگاہِ التفاتِ دوست ہے

ہر مصیبت، ہر صعوبت، ہر عذاب
زندگی کے واقعاتِ تلخ پر
مشتمل ہے درسِ الفت کا نصاب

اپنی ہستی ہے مصیبت کے لیے
یعنی تکمیلِ محبّت کے لیے

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خطاب بہ ساقی

کل تھی گلشن میں بہار آج خزاں ہے ساقی
یہ تغیّر دلِ نازک پہ گراں ہے ساقی!

موسمِ گل میں بھی ہر زمزمہ پیرائے بہار
غمِ فردا سے نوا سنجِ فغاں ہے ساقی!

زلفِ سُنبل ہے پریشاں تو قبائے گُل چاک
غمکدہ ہے کہ چمن زارِ جہاں ہے ساقی!

چمنِ دہر کا ہر منظرِ خوش رنگ مجھے
وجہ افزائشِ غم ہائے نہاں ہے ساقی!

کس لیے سُرخ ہے لیلائے شفق کا دامن
کس کے ماتم میں وہ خونابہ فشاں ہے ساقی!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن عزیزوں کو کہاں پائیگی جن کے غم میں
جوئے خوں دیدۂ گریاں سے رواں ہے ساقی!

اب وہ ایوانِ فریدوں ہے نہ طاقِ کسریٰ
داستانوں میں فقط ان کا بیاں ہے ساقی!

جس میں دیکھا تھا نگاہوں نے تماشائے جہاں
آہ وہ ساغرِ جمشید کہاں ہے ساقی!

صاحبِ افسر و اورنگ سے کہدے کہ عبث
خواہشِ نام و تمنّائے نشاں ہے ساقی!

ہائے انجام یہ ہستی کے پرستاروں کا
گوشۂ قبر ہے اور خوابِ گراں ہے ساقی!

کوئی ہنستا ہے زمانے میں تو رونے کے لیے
ہر خوشی پیشِ رو رنج نہاں ہے ساقی!

روح فرسا ہے سکوں بخشی دارو ئے اجل
زندگی کی بھی تڑپ کاہشِ جاں ہے ساقی!

اِس غم و رنج کی بستی میں تری بزمِ طرب
لوگ کہتے ہیں کہ ماوائے اماں ہے ساقی!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کعبہ و دیر سے بڑھکر ہے ترا میخانہ
کہ زیارت گہِ رندانِ جہاں ہے ساقی!
لطفِ مینوشی و مدہوشی و عشرت کوشی
سبزہ زاروں میں لبِ آبِ رواں ہے ساقی!
زندگی اصل میں اُس مردِ خوش اوقات کی ہے
دل میں جسکے طلبِ رطلِ گراں ہے ساقی!
"خوشتر از فکرِ مے و جام چہ خواہد بودن"
چوں خبر نیست کہ انجام چہ خواہد بودن"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سالِ نو

تیری آمد سے ہیں اے نوروز شاداں خاص و عام
اہلِ دنیا کے لیے ہے تو مسرّت کا پیام
پھر گل و نسریں کی خوشبو سے معطّر ہے مشام
خوشنوایانِ چمن کا ہے چمن میں ازدحام
غُل ہے ہر سو باغ میں فصلِ بہاری آگئی
لالہ و گُل سرو و ریحاں کی سواری آگئی

ہے مسیحائی کا دم بھرتی نسیمِ مُشکبار
سبزۂ نورس لہکتا ہے کنارِ جوبیار
جھومتی ہے شاخِ گلبن پی کے صہبائے بہار
قلب کو مدہوش کرتی ہے فضائے لالہ زار
زلفِ سنبل عارضِ گُل پر پریشاں ہوگئی
یہ نظارہ دیکھکر بُلبُل غزلخواں ہوگئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی دیکھے باغ میں آکر تماشائے نشاط
گوشہ گوشہ ہے چمن کا آج ماوائے نشاط
گل ہے جامِ خرّمی، شبنم ہے صہبائے نشاط
غنچہ مینائے طرب ہے، سرو لیلائے نشاط

یہ اشارہ کر رہی ہے نزہتِ گلزار اب
کوئی نرگس کو نہ باندھے شعر میں بیمار اب

جانِ تازہ آگئی پھر محفلِ خاموش میں
ہوگئی لذّت نئی پیدا مے سرجوش میں
ہنس رہی ہیں آرزوئیں یاس کے آغوش میں
گم ہے شورِ آہ و زاری شورِ نوشا نوش میں

دورِ گردوں آج دورِ بادۂ مستانہ ہے
گردشِ ایّام بھی اب گردشِ پیمانہ ہے

غرقۂ بحرِ الم ہوں طائرِ بسمل ہوں میں
شاکیِ تقدیر ہوں بیگانۂ ساحل ہوں میں
شاہراہِ زیست میں واماندۂ منزل ہوں میں
تیری عشرت آفرینی کا مگر قائل ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈھونڈتی ہے پھر نظر یارانِ مے آشام کو
پھر امنگیں گدگداتی ہیں دلِ ناکام کو

آہ بندِ رنج و غم سے رستگاری ہے محال
خود یہ جذباتِ خوشی ہیں موجبِ حزن و ملال
دیکھتا ہوں جب چمن میں شاہدِ گل کا جمال
خوں رلاتا ہے مجھے یارانِ رفتہ کا خیال

چند پھولوں کی ہے جا خالی مرے گلزار میں
صورتیں پھرتی ہیں ان کی دیدۂ خونبار میں

آہ اے نوروز اے روزِ سعادت انتما
کس لیے سختی کشانِ دہر سے تو ہے خفا
گو ترے دم سے جہاں میں غنچۂ عشرت کھلا
دل کے داغوں کو بھی لیکن تو نے تازہ کر دیا

کچھ مصیبت آفریں ہے، کچھ نشاط انگیز ہے
تیری آمد ایک تسکینِ تپش آمیز ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکوہ

کیوں نہ اپنی ہستیِ ناشاد کا شکوا کروں
رنج و غم گھیرے ہوں جب مجھکو تو میں بھی کیا کروں

میری قسمت میں لکھی ہے خارِ صحرا کی خلش
کس توقع پر تمنّائے گلِ رعنا کروں

صبر کا پھل لوگ کہتے ہیں ملے گا ایک دن
آہ کب تک انتظارِ وعدۂ فردا کروں

کون کرتا ہے مداوا خاطرِ ناشاد کا
اپنی محرومی کا کس کے سامنے چرچا کروں

دل کے داغوں کو سمجھ لوں کسطرح گلہائے تر
غم سے کیسے سازو سامانِ خوشی پیدا کروں

گردشِ دوراں سے کہدو اس پہ میں راضی نہیں
چند ساعت مسکرا کر عمر بھر رویا کروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ازل سے درمیانِ رنج و راحت ہوں اسیر
غم کو اپناؤں کہ راحت کو کروں تو کیا کروں

ایک مدت سے پریشاں خاطرِ ناشاد ہے
سوچتا ہوں پارہ ہائے دل کو پھر یکجا کروں

ایک حالت پر کبھی رہتا نہیں مجھکو قرار
ہر سکوں کے بعد یہ ہے آرزو تڑپا کروں

وہ سکونِ مستقل ہے یہ ہے پیہم اضطراب
زندگانی کا گلہ یا موت کا شکوا کروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسیمِ سحر

افق پر کچھ چمکتی تھی سیاہی
خراماں تھی نسیمِ صبح گاہی
دمِ عیسےٰ کی دنیا میں نشانی
سراپا رنگ و بوئے زندگانی
رواں یوں جیسے موسیقی کی تانیں
نثار اس پر فرشتوں کی اڑانیں
ہر اک جھونکا مثالِ موجِ ہستی
خرامِ ناز میں صہبا کی مستی

سراپا لغزشِ مستانہ کہیے
مجسّم گردشِ پیمانہ کہیے

دریچے باغِ جنّت کے کھلے تھے
خزانے نکہتوں کے لُٹ رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چلی فردوس سے اک حورِ زیبا
سوے باغِ جہاں بہرِ تماشا
وہاں کیا تھا فقط یکرنگیاں تھیں
یہاں افلاک کی نیرنگیاں تھیں
صفاے آبِ کوثر میں نہا کر
شفق کی پاؤں میں منہدی لگا کر
عجب انداز سے گلشن میں آئی
خمارِ چشمِ ساقی ساتھ لائی
پہن کر پانو میں شبنم کے گھنگرو
چمن میں ناچتی پھرتی تھی ہر سو
کبھی سبزے کے اوپر لڑکھڑاتی
کبھی سنبل کے نیچے گنگناتی
کبھی کانٹوں سے دامن کو بچا کر
گلوں کو چوم لیتی مسکرا کر
کبھی رقصاں کنارِ آب جو تھی
کبھی سوسن سے محوِ گفتگو تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی غنچوں کو جا کر گدگداتی
کبھی نرگس سے وہ آنکھیں ملاتی
کبھی آغوش میں لے کر شجر کو
جوانی بخشتی ہر برگ و بر کو
کبھی ہاتھوں میں گل کا جام لے کر
حیاتِ تازہ کا پیغام دے کر
وہ اس انداز سے ہوتی تھی رقصاں
کہ سر دُھنتے تھے اشجارِ گلستاں

اُسی مہوش کے آنچل کی ہوا تھی
میں یہ سمجھا نسیمِ جاں فزا تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقاماتِ شاعر

شاعر کو تم اے دوست کہاں ڈھونڈ رہے ہو
وہ شہر میں ہوگا نہ بیاباں میں ملے گا
کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ بُلبُلِ شیدا
گاتا ہوا فردوسِ حسیناں میں ملے گا
کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ محرمِ اسرار
بتخانۂ تن یا حرمِ جاں میں ملے گا
شاید یہ گماں ہو کہ وہ دردی کشِ آلام
میخانے میں یا حلقۂ زنداں میں ملے گا
آجائے اُسے موت تو گزرے نہ گماں یہ
وہ خاک کے ذرّاتِ پریشاں میں ملے گا
رنگینیِ ایّامِ بہاراں کا وہ عاشق
زنہار چمن میں نہ گلستاں میں ملے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آہوں میں اسے پاؤ گے یا شورِ فغاں میں
فریاد میں یا اشکِ یتیماں میں ملے گا
پردوں میں اُسے سازِ مسرت کے نہ ڈھونڈو
وہ نالۂ مرغانِ غزلخواں میں ملے گا
ہنگامِ سحر شاعرِ ناکامِ تمنّا
کنجِ قفس و گوشۂ زنداں میں ملے گا
اور شام کو وہ خوگرِ اندوہِ غریبی
ظلمت کدۂ شامِ غریباں میں ملے گا
تم اس کو شبستاں میں عبث ڈھونڈ رہے ہو
وہ شب کو سوادِ شبِ ہجراں میں ملے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجِ بیقرار

موجیں غریب رنج سے کھاتی ہیں پیچ و تاب
ہم دیکھتے ہیں ان کا تماشا کنارِ آب

روزِ ازل سے دہر کا آئین ہے یہی
صیدِ زبوں کو دیکھ کے ہوتا ہے خوش عقاب

کاوش سے نوکِ خار کی خونیں جگر ہیں گُل
دنیا سمجھ رہی ہے انھیں ساغرِ شراب

مزدورِ خستہ حال کے روزِ سیاہ سے
ایوانِ خواجگی میں چمکتا ہے آفتاب

حالت پہ بیکسوں کی ترس کھا کے ایک دن
میں نے کہا یہ موج سے اے جانِ اضطراب

تیرے غمِ نہاں کا مداوا ہو کس طرح
ہوتی نہیں ہے کوئی بھی تدبیر کامیاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دنیائے سیم و زر میں غریبوں کے واسطے
غم کا علاج ہے نہ مداوائے اضطراب

بولی یہ موج آپ کو ناحق ملال ہے
ضامن مری حیات کا ہے رنجِ بے حساب

میرے وجود سے ہی روانی ہے بحر میں
آبِ رواں کی تہ میں نہاں ہیں دُرِ خوشاب

آتی ہیں خود بخود مرے آغوشِ شوق میں
چھینٹوں سے کھیلتی ہیں جو حوریں میانِ آب

میری نوا میں لے ہے کسی لے نواز کی
اشجار جھومتے ہیں اُٹھاتی ہوں جب رباب

میرے لئے سعادتِ دارین ہے یہی
کرتا ہے خوش بشر کو مرے دل کا اضطراب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہیدِ کربلا

آتش کدہ تھا دھوپ کی تیزی سے ریگزار
چاروں طرف سے نہر کو گھیرے تھے نابکار
چھوٹا سا قافلہ تھا ادھر خستہ و نزار
ہر اک تھا اس میں پیاس کی شدّت سے بیقرار
سب سے بڑا مگر علی اصغر کا حال تھا
ہونٹوں پہ بھی زبان پھرانا محال تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بانو کے روئے زرد پہ بکھرے ہوئے تھے بال
اپنی ذرا نہ فکر تھی بچوں کا تھا خیال
ہر بار پوچھتی تھیں سکینہ سے اس کا حال
اصغر کو دیکھ دیکھ کے کہتی تھیں میرے لال
غافل ہے کس لیے ذرا آنکھیں تو کھول دے
کیسا ہے جی، خدا کے لیے منہ سے بول دے

روتے تھے چپکے چپکے شہنشاہِ بحر و بر
صورت کوئی نجات کی آتی نہ تھی نظر
آنکھیں تھیں آہ زینب و کلثوم کی بھی تر
مایوسیوں نے لوٹ لیا آرزو کا گھر
غنچے ابھی کھلے نہ تھے باغِ حیات میں
کنگنا تھا گو بندھا ہوا قاسم کے ہات میں

کفّار کہہ رہے تھے کہ اے شاہِ دیں پناہ
دل سے نکال دیجیے آلِ عبا کی چاہ
وہ وقت ہے قریب کہ ہو گھر کا گھر تباہ
لیکن کھلی ہوئی ہے ابھی آشتی کی راہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر زندگی میں آپ کی ہر روز عید ہے
کہہ دیجیے زباں سے خلیفہ یزید ہے

جو مکر اور فریب کے میداں کا مرد ہو
مینوشی و زِنا و غنا میں جو فرد ہو
دل میں نہ جس کے ملّتِ بیضا کا درد ہو
کیونکر خلاف اس کے نہ عزمِ نبرد ہو

شیدا وطن کا موت سے ڈرتا نہیں کبھی
قربان ہو کے قوم پہ مرتا نہیں کبھی

بدکاریوں نے اس کی اُبھارا حسینؓ کو
ایذا تھی تشنگی کی گوارا حسینؓ کو
گو اہلِ بیت کا تھا سہارا حسینؓ کو
جُز فرض تھا نہ کوئی بھی پیارا حسینؓ کو

عباس کی تھی فکر نہ اکبر کی چاہ تھی
ہاں، جان سے عزیز صداقت کی راہ تھی

اے شاہ تیری ہمّت و جرات پہ آفریں
ہے سُرخ کربلا کی ترے خون سے زمیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتا تھا تو یہ دیکھکر اولاد کو حزیں
یارب قدم نہ جادۂ حق سے ہٹے کہیں

سر اس طرح کسی سے کٹایا نہ جائے گا
گھر بار راہِ حق میں لٹایا نہ جائے گا

روشن ہے تیرے ذکر سے تاریخ کا ورق
تو نے دیا زمانے کو ایثار کا سبق
منّت پذیرِ خونِ شہیداں ہوئی شفق
رنگ آج تک ہے چہرۂ ظلم و ستم کا فق

آنسو بہائے غم میں ترے خاص و عام نے
چومامتری لحد کو بقائے دوام نے

Forwarded with Compliments
DEPARTMENT OF CULTURE
GOVERNMENT OF INDIA

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آرزو

ہستیِ گلزارِ عالم گرچہ بے بنیاد ہے
آرزو تیری بدولت یہ چمن آباد ہے

روح تیری بزم میں محوِ تماشا ہوگئی
زیست کی تلخی بھی اب ہم کو گوارا ہوگئی

تو نہیں تو زندگی سے آدمی بیزار ہے
اپنی ہستی کے لیے ہستی تری درکار ہے

دہر میں تو وجہِ تسکینِ دلِ رنجور ہے
غمگساری نوعِ انسان کی تجھے منظور ہے

رنج سہتے ہیں خوشی سے آرزو تیرے لیے
ہم چمن میں ہیں اسیرِ رنگ و بو تیرے لیے

بلبلِ خونیں نوا جب گل کی شیدائی نہ تھی
سرو کی جب قمریِ نالاں تمنائی نہ تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حُسن کی تابش نہ تھی جب مہرِ عالم تاب میں
جب نہ کانٹے تھے نہ گُل تھے گلشنِ شاداب میں
خالقِ ارض و سما کے دل میں تو مستور تھی
محفلِ دنیا کی آرایش تجھے منظور تھی

ناز ہے قسمت کو تیرے طالعِ مسعود پر
بن کے تو آوازِ کُن آئی لبِ معبود پر

تیری بیداری نے خلقت کو جگایا خواب سے
نغمہ زا ہے بربطِ عالم تری مضراب سے
تیرے ایما سے بشر ہنگامہ آرا ہو گیا
فتنۂ سود و زیاں عالم میں برپا ہو گیا
تو نے سرگرداں کیا افلاکِ نیلی فام کو
تازیانہ ہو گئی تو ابلقِ ایّام کو
تو جو ہے تو گرمیِ ہنگامۂ عالم بھی ہے
نغمۂ شادی بھی تجھ سے نالۂ ماتم بھی ہے
وصل تیرا بزمِ عشرت میں ہنساتا ہے ہمیں
ہجر تیرا غمکدے میں خوں رلاتا ہے ہمیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محفلِ عیش و طرب میں گردشِ ساغر ہے تو
حلقۂ ماتم میں جوشِ گریۂ مضطر ہے تو
تیرے افسانے کتابِ دہر میں تحریر ہیں
واقعاتِ زندگی کیا ہیں تری تفسیر ہیں
تیرے جلوے زشت بھی ہیں دہر میں زیبا بھی ہیں
خار بھی ہیں تیرے گلشن میں گلِ رعنا بھی ہیں
جذبۂ ایثار ہے تو شوقِ خود کامی بھی ہے
باعثِ شہرت بھی ہے تو وجہِ بدنامی بھی ہے
عاصیوں کے دل میں گویا ظلمتِ عصیاں ہے تو
خاطرِ معصوم میں تابِ رخِ ایماں ہے تو
آتشِ دوزخ ترے دم سے فروزاں ہو گئی
سرزمیں فردوس کی بھی گل بداماں ہو گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خُدا کا فرمان

(فرشتوں سے)

اٹھو مرے بندوں کو قدح نوش بنا دو
دینداری و پرہیز کی بنیاد ہلا دو
ہر سمت بھڑکتے ہیں عداوت کے جو شعلے
اِس آگ کو صہبائے محبّت سے بجھا دو
دو شیخ کو ساغر مے سرجوش کا پہلے
باقی جو بچے کچھ تو برہمن کو پلا دو
دنیا میں شب و روز چلے دورِ مے ناب
پیمانے کو مستی میں صراحی سے لڑا دو
بجتی ہے جہاں نوبتِ منحوسِ کدورت
ہمدردی و الفت کی وہاں دھوم مچا دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد حیف کہ انسان ہو انسان کا دشمن
غرقاب کرو دشت کو دریا کو جلا دو
دنیا ابھی غافل ہے مرے قہر و غضب سے
مانندِ پرِ کاہ پہاڑوں کو اڑا دو
لڑتے ہیں مرے نام پہ کیوں شیخ و برہمن
ہر دل سے مرے نقشِ محبت کو مٹا دو
ایماں سے ہوا کچھ نہ تہِ گنبدِ گردوں
الحاد کو اب تختِ حکومت پہ بٹھا دو
ظلمت کو بڑھاتی ہے مذاہب کی تجلّی
"بہتر ہے چراغِ حرم و دَیر بجھا دو"
بندوں پہ میں کرتا ہوں نثار اپنی خدائی
انساں کو کسی طرح سے انسان بنا دو

○

نوٹ : تقسیمِ مُلک کے بعد جو کُشت و خُوں ہوا اس سے متاثّر ہو کر یہ نظم کہی گئی تھی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیوہ

(۱)

کل ترے گلشن میں تھا جوشِ بہارِ آرزو
آج ہے تو غمکدے میں سوگوارِ آرزو

ظلمتِ شامِ الم تیری سیہ پوشی میں ہے
اک نوائے دردِ پنہاں تیری خاموشی میں ہے

گلشنِ راحت سے جس کے دُور تھے خارِ الم
آج ہے وہ قلبِ نازک حاصلِ بارِ الم

ختم کس کی نوبہارِ زندگانی ہو گئی
اپنی ہستی سے تجھے بھی سرگرانی ہو گئی

(۲)

کہدیا آکر خزاں نے یہ ترے گلزار میں
اب نہ آئیگی بہار اس وادیِ پُرخار میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظلمتِ شب ہے پیامی صبح کے انوار کی
گل بدامن ہے زمیں بعدِ خزاں گلزار کی
تو مگر وہ غم زدہ ہے خانۂ زنجیر میں
دائمی ظلمت ہے جس کے کوکبِ تقدیر میں
حسرتوں کی داستاں ہے یا ترا افسانہ ہے
تیری ہستی سے فروغِ شمعِ ماتم خانہ ہے

(۳)

مخلصی چاہے اگر بندِ غمِ دوراں سے تو
اور بھی آتش بجاں ہو شدتِ حرماں سے تو
دردمندوں کو ہمیشہ احتیاجِ درد ہے
درد کا حد سے گزر جانا علاجِ درد ہے
گرچہ شب کو روزِ روشن کا سماں رہتا نہیں
شمع جلتی ہے تو ظلمت کا نشاں رہتا نہیں
کیوں شبِ حرماں کی تاریکی سے تو رنجور ہے
تیرا ہر داغِ دلِ سوزاں چراغِ طور ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غم کو ہرگز غم نہ سمجھو یہ غذائے روح ہے
کشمکش میں زیست کی تسکیں فزائے روح ہے

دل کے داغوں میں ہے پھولوں کی شمیمِ خوشگوار
آہِ سوزاں میں ہیں اوصافِ نسیمِ خوشگوار

جوئے گلشن کی روانی گریۂ پیہم میں ہے
بلبلوں کی نغمہ سنجی نالۂ ماتم میں ہے

اپنے رہنے کے لیے تو اک نیا مسکن بنا
داغ کے پھولوں کو چن کر دوسرا گلشن بنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاعری اور پیغمبری

نہ گیتا لے کے آیا ہوں نہ قرآں لیکے آیا ہوں
میں اپنے دل میں عشقِ نوعِ انساں لیکے آیا ہوں

جہاں شعلے بھڑکتے ہیں نفاق و بغض کے ہر سو
وہاں مہر و وفا کا ابرِ نیساں لے کے آیا ہوں

جہاں تسبیح اور زنّار نے تقسیم کروائی
وہاں پیغامِ یکرنگیِ انساں لے کے آیا ہوں

مرا نسخہ نہ پاؤ گے مسیحا کی بیاضوں میں
میں ہر تکلیفِ انسانی کا درماں لیکے آیا ہوں

مری تعظیم ہر فردِ بشر پر کیوں نہ واجب ہو
وہ تحفہ ہے جو رشکِ آبِ حیواں لیکے آیا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سجانا چاہتا ہوں بزمِ ہستی کو نئے سر سے
سجاوٹ کا انوکھا ساز و ساماں لے کے آیا ہوں
مرے داغِ جگر دیکھو، مرے اشکِ وفا دیکھو
نئے تارے نئے گلہائے خنداں لے کے آیا ہوں
ابھی تک جان دیتے تھے جو مصنوعی بہاروں پر
میں اُن کے واسطے روحِ بہاراں لیکے آیا ہوں
کرے جو خدمتِ انساں وہی مومن ہے دنیا میں
یہ مذہب لیکے آیا ہوں یہ ایماں لیکے آیا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکُون

اے سکوں راحت میں ہے تو یا غمِ پیہم میں ہے
خندۂ گلبن میں ہے یا گریۂ شبنم میں ہے
انجمن آرا ہے تو قصرِ شبِ خاموش میں
یا ترے جلوے ہیں رقصاں صبح کے آغوش میں
حسن کی محفل میں تو مصروفِ ناز و نوش ہے
یا غمِ الفت کی جانکاہی میں تو روپوش ہے
جستجو تیری کروں ہنگامۂ گلزار میں
یا تجھے ڈھونڈوں سکوتِ دامنِ کہسار میں

تیری فرقت غم فزا ہے خاطرِ رنجور ہے
آہ تو اقصائے عالم میں کہاں مستور ہے

جی نہیں لگتا ہے میرا عالمِ ایجاد میں
مضطرب رہتا ہوں اِس کنجِ خراب آباد میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قلب کے جذبات میں افسردگی پاتا ہوں میں
شاہدِ گل سے چمن زاروں میں شرماتا ہوں میں
خوں رُلاتا ہے مجھے نظّارۂ گلزار بھی
کاہشِ جاں ہے فضائے وادیٔ پُر خار بھی
دن کی شورش کو بھی میں تسکیں فزا پاتا نہیں
شب کی خاموشی میں بھی مجھکو قرار آتا نہیں
راحت و آلام سے نالاں دلِ دلگیر ہے
طبعِ نازک پر گراں نیرنگیٔ تقدیر ہے
یاسکوں مفقود یکسر محفلِ قدرت میں ہے
یاسکوں ناآشنا رہنا مری قسمت میں ہے

خوش کسی تدبیر سے قلبِ حزیں ہوتا نہیں
ہے سکوں بھی کوئی شے اسکا یقیں ہوتا نہیں

قلبِ مضطر سے یہ کہتی ہے تمنائے سکوں
جلوہ گر ہے موت کے محمل میں لیلائے سکوں
جی میں آتا ہے بنائے زندگی ویراں کروں
نقد کو نسیہ پہ لیکن کس طرح قرباں کروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گو بظاہر خفتگانِ خاک محوِ خواب ہیں
کیا خبر آسودۂ تربت ہیں یا بیتاب ہیں
آہ جامِ نیستی میں بھی ہے شاید دُردِ غم
خالی از علّت نہیں خاموشیِ اہلِ عدم
ہم نشیں طرفہ گرفتارِ غمِ دنیا ہوں میں
زیست سے بیزار ہوں مرنے سے بھی ڈرتا ہوں میں
آؤ میخانے میں طوفِ ساغر و مینا کریں
اپنے رہنے کے لیے دنیا نئی پیدا کریں
اس قدر پی لیں کہ عقلِ نکتہ چیں مدہوش ہو
آرزو راحت کی بھی غرقِ مے سرجوش ہو
دل کے ہر گوشے میں ہو طغیانیِ کیفِ شراب
اور اس کی رَو میں بہہ جائیں سکون و اضطراب
ہوش کے ہمراہ احساسِ غمِ ہستی بھی ہے
دونوں عالم سے جدا اک عالمِ مستی بھی ہے
یہ وہ عالم ہے جہاں آرام ہی آرام ہے
تابعِ فرمانِ رنداں گردشِ ایّام ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برج بھومی

مقدّس بہت برج کی سرزمیں ہے
ہر اک ذرّہ اس کا صنم آفریں ہے
جہاں حسن و الفت تھے مصروفِ بازی
وہ گلشن یہی خطّۂ دل نشیں ہے
یہاں کی بہاریں ہیں جنّت سے بڑھکر
حقیقت میں یہ رشکِ خلدِ بریں ہے
کلی میں نہاں ہے کسی کا تبسّم
گلوں میں کسی کی ادائے حسیں ہے
سحر ہے جو رادھا کا رخسارِ روشن
تو شب برج کا گیسوئے عنبریں ہے
تجلّی فگن شام کے آئینے میں
کنھیّا کا عکسِ جمال آفریں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جدھر دیکھیے گوپیوں کا ہے جھرمٹ
کوئی سیم تن ہے کوئی مہ جبیں ہے
حسین اور رنگیں فضاؤں میں اسکی
علاجِ دلِ دردمند و حزیں ہے
کوئی گا رہا ہے لبِ آبِ جمنا
نوائے دل آویز غم آفریں ہے
تلاطم ہے جمنا کی موجوں میں برپا
خروش ان میں ہے اب خموشی نہیں ہے
ستارے ہیں بے چین ذرّوں کی صورت
اثر فرش سے تا بہ عرش بریں ہے
یہ نغمے ہیں یا نالہ ہائے کنھیّا
کہ رادھا کا دل سن کے اندوہگیں ہے
کھنچی آرہی ہیں ادھر گوپیاں بھی
بیانِ شبِ غم ہے گانا نہیں ہے
اسیرِ قفس کو چمن یاد آیا
بدن میں گرفتار جانِ حزیں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترانۂ آزادی

آزاد ہو گیا ہے اب گلستاں ہمارا
شاخِ کہن ہے ہم ہیں اور آشیاں ہمارا

پہلے بھی دلربا تھی اس کی بہارِ رنگیں
گلشن ہے آج لیکن جنّت نشاں ہمارا

ہر پھول اب چمن کا جامِ جہاں نما ہے
کہتا ہے باغباں سے سارا جہاں ہمارا

مرغانِ نغمہ پیرا خوش ہو کے گا رہے ہیں
ہندوستاں ہمارا، ہندوستاں ہمارا

آزادیِ وطن کا نغمہ ہو یہ مبارک
ہوتا ہے جسکو سن کر دل شادماں ہمارا

اے مادرِ وطن اے رشیوں کی پاک بھومی
قدموں پہ تیرے صدقے یہ نقدِ جاں ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روشن ہے شمعِ عرفاں تیرے صنم کدوں میں
جسکی تجلّیوں سے دل ضوفشاں ہمارا

ظاہر ہے شان تیری کوہِ ہمالیہ سے
کرتا ہے فخر اُس پر ہر نوجواں ہمارا

گنگ و جمن کی موجیں دھوتی ہیں پانو تیرے
امرت سے سینچتی ہیں یہ گلستاں ہمارا

ہمکو مٹانیوالے خود مٹ گئے جہاں سے
بہتر ہے دم بھرے اب دورِ زماں ہمارا

آنکھوں کا نور کہیے دل کا سرور کہیے
پرچم ہے آشتی کا قومی نشاں ہمارا

بالائے قصرِ دلّی لہرا کے کہہ رہا ہے
یہ سرزمیں ہماری وہ آسماں ہمارا

ساغر میں ہے ہمارے صہبائے امنِ عالم
گاندھی کا جامِ الفت رطلِ گراں ہمارا

دنیا میں کیوں بھڑکتے جنگ و جدل کے شعلے
اے کاش عام ہوتا سوزِ نہاں ہمارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

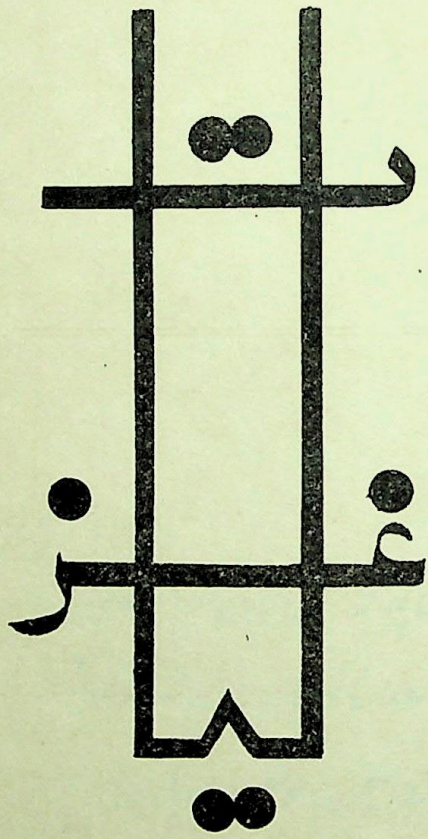

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

کدم کی چھانوں میں بنسی بجا رہا ہے کوئی
فضائے برج کو بیخود بنا رہا ہے کوئی

تڑپ رہی تھیں جو موجیں وہ سوئی جاتی ہیں
ضرور ساحلِ جمنا پہ گا رہا ہے کوئی

سکوتِ شام میں گانا ہے کس قدر پُرکیف
شرابِ ناب کے دریا بہا رہا ہے کوئی

سُنا تھا روح نے جنّت میں جو لبِ کوثر
وہی ترانۂ دلکش سُنا رہا ہے کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدا جو کان میں آئی تو گوپیاں بولیں
اٹھو اٹھو کہ ہمیں کو بلا رہا ہے کوئی

ق

غضب کا سوز خدایا ہے نالۂ نے میں
دل و جگر کو ہمارے جلا رہا ہے کوئی
کہیں تڑپ ہے یہ نغمہ کہیں سکون و قرار
جگا رہا ہے کوئی یا سُلا رہا ہے کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

کبھی مٹ کر نہ فنا حسرت۔ دارماں ہوں گے
بن کے داغِ دلِ مایوس نمایاں ہوں گے

داغہائے دلِ سوزاں کو میں رکھتا ہوں عزیز
یہی اک روز ایاغِ مے عرفاں ہوں گے

میری الفت نے بڑھایا ہے ترا حسن و جمال
ہمہ جبیں اب تجھے دیکھیں گے تو حیراں ہوں گے

سایۂ زلفِ پریشاں جو سمجھتے ہیں تجھے
وہ ترے شکر گزارِ شبِ ہجراں ہوں گے

شکوۂ جور پر اے دوست نہ ہو شرمندہ
تو جو پچھتائیگا ہم اور پشیماں ہوں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راس آئے گا انھیں کو یہ جنونِ الفت
جو گلِ تر کی طرح چاک گریباں ہوں گے

دیکھکر شیخ و برہمن کی عداوت یارب
سوچتا ہوں کبھی انساں بھی انساں ہوں گے

دو بہاروں کو نہ دعوت کہ اسیرانِ قفس
آمدِ فصلِ بہاری سے پریشاں ہوں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

تائب نہیں ہوں بیخود و سرشار بھی نہیں
جو اس طرح پیے وہ گنہگار بھی نہیں

زندانِ رنگ و بو میں گزاری ہے عمر یوں
آزاد بھی نہیں ہوں گرفتار بھی نہیں

اتنی سی بات ہے وہ تغافل شعار ہے
گر مہرباں نہیں تو ستم گار بھی نہیں

کیا پوچھتے ہو عاشقِ بیدل کی آرزو
جب دل نہیں تو حسرتِ دیدار بھی نہیں

بولے کہ تم کو قتل کیا میں نے کس طرح
دیکھو ذرا کہ ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ویراں کیا ہے یاس نے یوں باغِ آرزو
پھولوں کا ذکر کیا ہے وہاں خار بھی نہیں

گر دوستوں کے لطف کا قائل نہیں ہوں میں
لب پر مرے شکایتِ اغیار بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

دلِ غمگیں طلبگارِ قضائے ناگہاں کیوں ہو
جسے غم مِل گیا وہ زندگی سے سرگراں کیوں ہو

تغافل اور جفا کے بعد سرحد ہے محبّت کی
دلِ شیدا ترے ظلم و ستم سے بدگماں کیوں ہو

مرے شکرِ جفا پر مسکرائے اور فرمایا
ستم جب مہربانی ہے تو کوئی مہرباں کیوں ہو

مجھے حیرت ہے گلزارِ جناں کی دل فریبی پر
خزاں جس کو نہیں وہ گلستاں پھر گلستاں کیوں ہو

ملا پھولوں کو رنگِ آتشیں جلتے نشیمن سے
چمن ہو معترف اس کا تو رنجِ آشیاں کیوں ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلوں سے سیکھ لے اخفائے رازِ عاشقی کوئی
خلش کانٹوں کی جو دل میں ہے چہرے سے عیاں کیوں ہو

گلہ کرتا ہوں قسمت کا تو یہ اعمال کہتے ہیں
تو ہی جب ہو عدو اپنا تو دشمن آسماں کیوں ہو

جسے دنیا میں سیرِ گلشنِ کشمیر ہو حاصل
وہ زاہد کی طرح جانداده باغِ جناں کیوں ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

اہلِ دنیا نے سکھایا مجھے حیراں ہونا
کیسے انساں ہیں کہ آتا نہیں انساں ہونا

کیا تری زلفِ سیہ تاب کو اے مایۂ ناز
غمِ الفت سے بھی آتا ہے پریشاں ہونا!

غیرتِ مہر کہا ان کو تو ہنس کر بولے
کیسے منظور ہو اب شمعِ شبستاں ہونا

اور حسنِ غمِ ہستی کو بڑھا دیتا ہے
شوقِ گیسو میں ترے دل کا پریشاں ہونا

نہ بہاروں سے غرض ہے نہ خزاں سے مطلب
سیکھ لے مجھ سے کوئی خارِ بدامان ہونا

میری دانست میں توہینِ گنہگاری ہے
اے گنہگار گناہوں پہ پشیماں ہونا

قعرِ دریا میں بھی اک ساحلِ راحت ہے نہاں
بھول ہے موجۂ طوفاں سے ہراساں ہونا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

یہ سیم و زر تو ہیں آسائشِ جہاں کے لیے
مجھے ہے غم کی ضرورت سکونِ جاں کے لیے

نرالا میری فغاں کا ہے دوستو انداز
میں کر رہا ہوں فغاں رخصتِ فغاں کے لیے

تمہارے عشق سے بڑھ کر وطن کی الفت ہے
یہی ہے طرۂ عزت ہر اک جواں کے لیے

وہ کیا کریں گے محبت ہمارے گلشن سے
جو ڈھونڈتے ہیں چمن اور آشیاں کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چمن میں خار بھی پوچھتے ہیں پھولوں سے
بہار آئی ہے کیا سارے گلستاں کے لیے

فنا پذیر ہے پھولوں کا رنگ مرغِ قفس
ہمیشگی ہے ترے چشمِ خوں فشاں کے لیے

یہاں سے جانے کو ہوتا نہیں ہے جی ہرگز
سرائے کس نے سجائی یہ میہماں کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

احسان ہے گو تیرا ستم اٹھ نہیں سکتا
خود دار سے یہ بارِ کرم اٹھ نہیں سکتا

خود بُت کے پجاری نہ سمجھ پائے حقیقت
تم سے یہ حجاب اہلِ حرم اٹھ نہیں سکتا

اب بت ہیں حرم میں نہ تجلّیِ بتاں ہے
کعبے کی طرف میرا قدم اٹھ نہیں سکتا

جس درد پہ نازاں ہیں شہیدانِ محبّت
وہ دل میں کبھی تیرے صنم اٹھ نہیں سکتا

ہوں راحت و آرام سے امداد کا طالب
اب دل سے مرے بارِ الم اٹھ نہیں سکتا

اعزاز یہ حاصل ہے فقط اہلِ قلم کو
ہر ایک سے ہاتھوں میں قلم اٹھ نہیں سکتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ترے میخانے میں ایسے بہت میخوار بیٹھے ہیں
مے ہستی جو پی کر ساقیا بیزار بیٹھے ہیں

تڑپتا ہوں تو مجھکو زندگی کا لطف آتا ہے
نہ جانے سر جھکائے کیوں مرے غمخوار بیٹھے ہیں

نظر آتی ہے برقِ طور میخانے میں اے زاہد
مگر دیر و حرم میں طالبِ دیدار بیٹھے ہیں

دلِ پُر داغ کو دیکھو نہ تم چشمِ حقارت سے
لیے پہلو میں ہم اک گلشنِ بے خار بیٹھے ہیں

حکومت کی یہ خوبی ہے کہ اپنی خوبیِ قسمت
ہمارے ملک میں اہلِ ہنر بیکار بیٹھے ہیں

حرم ہے راہ جنّت کی مری جنّت ہے میخانہ
وہاں دیندار بیٹھے ہیں یہاں میخوار بیٹھے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ہجر میں یارو! نیاز و ناز کی باتیں کرو
وہ نہیں تو اس بُتِ طنّاز کی باتیں کرو

تیرگیِ شامِ فرقت کا اشارہ ہے یہی
کاکل و زلفِ فسوں پرداز کی باتیں کرو

کہہ رہی ہے خامشی وارفتگانِ شوق سے
اس ترنم آفریں آواز کی باتیں کرو

شدّتِ رنج و الم کا ہے تقاضا بار بار
مستیِ چشم و خرامِ ناز کی باتیں کرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موت کا پیغام لائی ہے شبِ ہجراں تو کیا
اُن لبوں کے سحر اور اعجاز کی باتیں کرو

دل کو بہلاؤ کسی صورت بہت ہے بیقرار
اس سراپا برقِ جلوہ ساز کی باتیں کرو

ہے تمہاری غمگساری پر بھروسا دوستو
ہو سکوں جن سے اسی انداز کی باتیں کرو

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

کہتا یہی غبارِ سرِ رہگذار ہے
لینا قدم ہر اک کے ہمارا شعار ہے

ہیں دفن اس میں عہدِ جوانی کی حسرتیں
پہلو میں دل نہیں ہے ہمارے مزار ہے

کانٹے تڑپ رہے ہیں انھیں پوچھتا ہے کون
گل کے لیے ہی باغ میں فصلِ بہار ہے

دل کو بقدرِ شوق نہ راحت ملی نہ غم
تقدیر میں غریب کی گل ہے نہ خار ہے

اشکِ وفا سے گردِ کدورت نہ دھل سکی
یعنی تمھارے دل میں ابھی تک غبار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kahgri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

بہاریں جن سے ڈرتی ہیں وہ رہزن کے بیٹھے ہیں
وطن میں کیسے کیسے مہرباں گلشن کے بیٹھے ہیں

خفا کرنا بہت آسان ہے ان کو دلِ ناداں
ذرا یہ سوچ کتنی مشکلوں سے من کے بیٹھے ہیں

میں جاؤں بھی تو کس دل سے حریمِ ناز میں ان کی
خدا جانے وہ کس کے واسطے بن ٹھن کے بیٹھے ہیں

اجل کی شامتیں آئی ہیں یا خاکِ شہیداں کی
کہ وہ تیوری چڑھائے سامنے مدفن کے بیٹھے ہیں

خیانت ہو، دروغ و مکر ہو، رشوت ستانی ہو
ہمارے ملک میں ماہر بہت ہر فن کے بیٹھے ہیں

یہی ہے معجزہ دولت کا سیم و زر کی دنیا میں
جو علم و فہم سے عاری ہیں وہ بھی تن کے بیٹھے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

شکر کی جا ہے کہ پستی میں یہیں تک پہنچے
آسماں سے جو گرے ہم تو زمیں تک پہنچے

ہے یہ تقدیر کی خوبی کہ نگاہِ مشتاق
پردہ بن جائے اگر پردہ نشیں تک پہنچے

جام و مینا کی قسم ہستی صہبا کی قسم
بادہ کش ایک ہی لغزش میں یقیں تک پہنچے

ایسی تقدیر کہاں ہے کہ نسیم کوئے دوست
بھول کر راہ کسی خاک نشیں تک پہنچے

کر چکا روئے زمیں کا جو بشر کام تمام
یہ تمنا ہے کہ اب چرخِ بریں تک پہنچے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

عشق کے اعجاز سے تسکیں کا ساماں ہو گئیں
اب جفائیں بھی نوازش ہائے پنہاں ہو گئیں

اپنی آزادی پہ نازاں ہیں عبث وہ بلبلیں
جو قفس سے دور پابندِ گلستاں ہو گئیں

اب فقط تیرا تصور ہے کہ دل کے ساتھ ساتھ
آرزوئیں بھی اسیرِ زلفِ پیچاں ہو گئیں

گرچہ کالی ہیں بہت شب ہائے تارِ انتظار
تیرگیِ بخت سے میرے درخشاں ہو گئیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باغِ عالم میں نئے گل کھل رہے ہیں اے صبا
ان کی زلفیں دوش پر شاید پریشاں ہو گئیں

آہ جن کا حسن کہتا تھا کہ ہم خاکی نہیں
صورتیں وہ خاک کے پردے میں پنہاں ہو گئیں

حسرتوں کو یاس نے بخشی ہے اک تازہ حیات
مٹ گئیں جب داغِ دل بن کر نمایاں ہو گئیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

فرطِ الم سے آہ کیے جا رہا ہوں میں
اے عشق کیا گناہ کیے جا رہا ہوں میں

مقبول ہوں گے دہر میں داغِ جگر مرے
ان کو چراغِ راہ کیے جا رہا ہوں میں

رنج و الم کا لطف اٹھانے کے واسطے
راحت سے بھی نباہ کیے جا رہا ہوں میں

گلزارِ کامرانی و دنیائے آرزو
اعمال سے تباہ کیے جا رہا ہوں میں

مجھکو عطا ہوا تھا دلِ آئنہ جمال
صد حیف اُسے سیاہ کیے جا رہا ہوں میں

غم کہہ رہا ہے کون ہے مجھ سے سوا عزیز
سب کے دلوں میں راہ کیے جا رہا ہوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

چراغِ زیست غریبوں کے کیا جلے ہوں گے
وہ ان کی موت سے پہلے ہی بجھ گئے ہوں گے

جو پھنس کے دامِ محبت میں چھٹ گئے ہوں گے
وہ پرفشانی پیہم کو کوستے ہوں گے

قلق یہ زیرِ زمیں ہے وہ میری تربت پر
کھڑے ہوئے کفِ افسوس مل رہے ہوں گے

عبث گلہ ہے انھیں عشق کی خموشی کا
زبانِ حال سے ہم کچھ تو کہہ گئے ہوں گے

اُسی زمیں پہ کھلے ہیں جہاں گُلِ رنگیں
یقیں ہے خون کے دھارے بھی بہہ چکے ہوں گے

شراب خانے میں دیر و حرم سے جو آئے
مرا خیال ہے انسان بن گئے ہوں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

عبث الزام ہے ظلم و ستم کا چرخِ گرداں پر
کہ خود انسان کرتا ہے تشدّد نوعِ انساں پر

کسی کی یاد سے مہکی ہوئی ہیں ظلمتیں کیا کیا
گمانِ زلفِ شبگوں ہے سوادِ شامِ ہجراں پر

یہ کہدو باغبانوں سے کہ اب اپنی روش بدلیں
گلوں کے ساتھ کانٹوں کا بھی کچھ حق ہے گلستاں پر

خدا جانے یہ مذہب اور کیا کیا رنگ لائیگا
نئے گل کھلنے والے ہیں بساطِ کفر و ایماں پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں یہ گوہرِ شبنم کسی بیکس کے آنسو ہیں
کہ بے قدری سے ہیں بکھرے ہوئے خاکِ گلستاں پر

مری فریاد پر برقِ نشیمن سوز یہ بولی
کہ تیرا آشیانہ بار تھا شاخِ گلستاں پر

کہا میں نے کہ میرے آشیاں میں چار تنکے تھے
انھیں کے واسطے آئی بلا سارے گلستاں پر؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

مقبول انھیں لوگوں کی ہوتی ہے عبادت
جو لب کو دیا کرتے ہیں صہبا سے طہارت

ہے قلبِ پریشاں میں پریشانیِ گیسو
بیمار ہوں میں نرگسِ بیمار کی صورت

وہ اور چمن ہوں گے جہاں خوفِ خزاں ہے
یاں فصلِ بہاری نے کیا باغ کو غارت

تیار ہوا کتنے کسانوں کے لہو سے
یہ قصرِ مشیدؔ، یہ طرب زارِ امارت

میں دیر و حرم کا نہیں قائل ہوں جہاں میں
انسان کی خدمت کو سمجھتا ہوں عبادت

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

راحتِ کونین وصلِ جسم و جاں سمجھا تھا میں
زندگی کو سود مرنے کو زیاں سمجھا تھا میں

اک جمالِ غیر فانی کی وہ دیتی تھی خبر
اپنی ہستی کو فقط وہم و گماں سمجھا تھا میں

داغِ دل کو دیکھ کر شرما گئے جنّت کے پھول
حیف اس کو اک متاعِ رائیگاں سمجھا تھا میں

اس کے اندازِ بیاں پر گفتگو قرباں ہوئی
اپنی خاموشی کو یارب بے زباں سمجھا تھا میں

کچھ بگولے رقص کرتے آئے صحرا میں نظر
گرد کو ان کی غبارِ کارواں سمجھا تھا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھول تھا خونیں جگر کاوش سے نوکِ خار کی
اس کو اک جامِ شرابِ ارغواں سمجھا تھا میں

عمر بھر کھاتا رہا افسوس دولت کا فریب
جسم کے آرام کو آرامِ جاں سمجھا تھا میں

شدّتِ رنج و الم کتنی ضامنِ لطفِ حیات
وائے نادانی کہ اس کو جاں ستاں سمجھا تھا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

تو بھی وہاں نہیں ہے محبت جہاں نہیں
ہر آستانِ حسن ترا آستاں نہیں

الفت کی تھیں دلیل تری بدگمانیاں
اب بدگمان میں ہوں کہ تو بدگماں نہیں

دلکش ہے گلستاں بھی ترے حسن کی طرح
لیکن تری ادا کی طرح دلستاں نہیں

نعمت ملی ہے تمکو جوانی کی دوستو
افسوس ہے کہ عزم تمھارا جواں نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکر کہوں کہ لوگ ہیں سوئے عدم رواں
اِس کارواں میں گردِ پسِ کارواں نہیں
ہے بے نیازِ شادی و غم میری بیخودی
یہ وہ چمن ہے جس میں بہار و خزاں نہیں
نادم مرا سکوت کہ ہے قلب سوگوار
دنیا سمجھ رہی ہے خموشی فغاں نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

کبھی گردشِ فلک سے نہ میں بے قرار ہوتا
غمِ عشق اگر جہاں میں مرا غم گسار ہوتا

تجھے سنگ دل سمجھتا، تجھے ظلم پیشہ کہتا
ترے رحم کے جو قابل مرا حالِ زار ہوتا

میں قدم ہر اک کے لیتا نہ کسی سے بیر رکھتا
جو ازل سے میں غبارِ سرِ رہگذار ہوتا

تری آرزو سے بڑھکر کوئی آرزو نہیں ہے
یہی آرزو جو ہوتی تو میں کامگار ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرے آنسوؤں کے قطرے دُرِ شاہوار بنتے
کبھی غم میں دوسروں کے جو میں اشکبار ہوتا

جو قفس میں ہوتے پیدا تو سکون دل کو ملتا
نہ شعورِ لالہ و گُل نہ غمِ بہار ہوتا

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ہمارے پاس کیا تھا، ایک کاسہ واژگوں وہ بھی
فضیلت علم کی جو تھی ہوئی نذرِ جنوں وہ بھی

دلِ مضطر کی نادانی تو دیکھو چرخِ گرداں سے
تقاضا کر رہا ہے اور تقاضائے سکوں وہ بھی

تمہارا حسنِ عالم سوز ہو یا غیر کی اُلفت
ہمارے عشقِ بے مایہ سے ہے یہ بھی فزوں وہ بھی

گلہ اُن سے کیا ناحق مری بیتابیٔ دل نے
اِدھر مجھکو ندامت ہے اُدھر ہیں سرنگوں وہ بھی

خدا نے دل دیا تھا صورتِ آئینہ نورانی
ترے باعث ہوا بے نور اے دنیائے دوں وہ بھی

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

○

ازل سے بادۂ ہستی کی ارزانی نہیں جاتی
اس ارزانی پہ بھی اُس کی فراوانی نہیں جاتی

ہجومِ رنج و غم نے اس قدر مجھکو رلایا ہے
کہ اب راحت کی صورت مجھ سے پہچانی نہیں جاتی

ہوئی تھی اک خطا سرزد سو اس کو مدتیں گزریں
مگر اب تک مرے دل سے پشیمانی نہیں جاتی

چمن زارِ تمنّا کا فقط اک پھول مُرجھایا
اُسی دن سے مرے گلشن کی ویرانی نہیں جاتی

مرے اشکوں سے کیا نسبت تھیں اے انجم گردوں
کہ ان کی روزِ روشن میں بھی تابانی نہیں جاتی

مری وحشت میں شاید آچلے اندازِ رعنائی
کہ زلفوں کی طرح دل کی پریشانی نہیں جاتی

○

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
हरिद्वार

वर्ग संख्या ——— आगत संख्या ——

पुस्तक - वितरण की तिथि नीचे अंकित है इस तिथि सहित 35वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा 1/- पैसे प्रतिदिन के हिसाब से विलम्ब - दण्ड लगेगा ।

Entered in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या.....

पञ्जिका संख्या.....

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि न लगायें।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar